كتاب الزكاة

8

تفہیم السُّنّۃ

زکوٰۃ کے مسائل

أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ

وَأٰتُوا الزَّكٰوةَ

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

تفہیم السنۃ 8

کتابُ الزکاۃ

زکوٰۃ کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2۔ شیش محل روڈ۔لاہور
فون: 7232808

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : زکوٰۃ کے مسائل

مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

اہتمام : خالد محمود کیلانی

طابع : ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : حدیث پبلیکیشنز

قیمت : =/58 روپے

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2-شیش محل روڈ ◉ لاہور ◉ پاکستان

☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھ میں "تفہیم السنہ" کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، النجیب مارکیٹ، حیدر آباد، سندھ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ
الْکِتَابَ
وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ

﴿رواہ ابو داؤد ، بسند صحیح﴾

(مسلمانو!) آگاہ رہو، میں کتاب (قرآن) دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اسی درجے کی ایک اور چیز (یعنی حدیث) بھی دیا گیا ہوں

(اسے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

فہرست

WWW.KITABOSUNNAT.COM

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

نماز کے بعد ''زکاۃ'' دین اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔قرآن مجید میں بیاسی مرتبہ اس کا تاکیدی حکم آیا ہے زکاۃ نہ صرف امت محمدیہ ﷺ پر فرض ہے بلکہ اس سے پہلے بھی تمام امتوں پر زکاۃ فرض تھی۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکاۃ ادا کرنے والوں کو ''سچے مومن'' قرار دیا ہے۔

﴿ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلاۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْن ○ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا﴾ (4-3:8)

''وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں وہی سچے مومن ہیں۔'' (سورۃ الانفال،آیت نمبر 3تا4)

سور بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زکاۃ ادا کرنے والے لوگ قیامت کے دن ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ ہوں گے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ وَاَقَامُوْا الصَّلاۃَ وَآتَوُ الزَّکَاۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ○﴾(277:2)

''جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں،نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں ان کا اجر بے شک ان

کے رب کے پاس ہے، اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 277)

ادائیگی زکاۃ گناہوں کا کفارہ اور بلندی درجات کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ کریم نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا ہے۔

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا ﴾ (103:9)

''اے نبی ﷺ! تم ان کے اموال سے زکاۃ لو تا کہ ان کو گناہوں سے پاک کرو اور ان کے (درجات) بلند کرو۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 103)

زکاۃ ادا کرنے سے نہ صرف گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے مال میں اضافہ کرنے کا وعدہ بھی کر رکھا ہے۔ سورہ روم میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكَاةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ ﴾ (39:30)

''اور جو زکاۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دینے والے ہی اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔'' (سورۃ روم، آیت نمبر 39)

لفظ ''زکاۃ'' کا لغوی مفہوم پاکیزگی اور اضافہ ہے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پہلے مفہوم کے مطابق اس عبادت سے انسان کا مال حلال اور پاک بنتا ہے اور نفس بھی تمام گناہوں اور برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ دوسرے مفہوم کے مطابق زکاۃ ادا کرنے سے نہ صرف مال میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ادائیگی زکاۃ کے ان فوائد کے ساتھ ساتھ ایک نظر زکاۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات پر بھی ڈالنی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حٰم سجدہ میں زکاۃ ادا نہ کرنے کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہے۔

﴿ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ○ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ ﴾ (6-7:41)

''تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکاۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔'' (سورہ حٰم سجدہ، آیت نمبر 6 تا 7)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال و دولت تباہ برباد

ہوجاتا ہے۔'' (طبرانی)

''ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''زکاۃ ادانہ کرنے والے لوگ قحط سالی میں مبتلا کردیئے جاتے ہیں۔'' (طبرانی) دنیا میں اس تباہی اور بربادی کے علاوہ آخرت میں ایسے لوگوں کو جو سزا دی جائے گی اس کے بارے میں سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ ﴾(9:35-34)

''دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ وہ خزانہ ہے جسے تم اپنے لیے سنبھال کر رکھتے تھے، اب اپنے خزانے کا مزہ چکھو۔'' (سورہ توبہ آیت نمبر 34تا35)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''قیامت کے روز زکاۃ ادانہ کرنے والوں کا مال ودولت گنجا سانپ (یعنی انتہائی زہریلا) بنا کر ان پر مسلط کردیا جائے گا جو انہیں مسلسل ڈستا رہے گا اور کہے گا ''اَنَـا مَـالُکَ اَنَـا کَـنْـزُکَ'' میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔'' (بخاری) جن جانوروں کی زکاۃ ادانہ کی جائے ان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''وہ جانور اپنے مالکوں کو قیامت کے دن مسلسل پچاس ہزار سال تک اپنے سینگوں سے مارتے رہیں گے اور پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔'' (مسلم)

معراج کی رات رسول اکرم ﷺ نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے دھجیاں لٹک رہی تھیں اور وہ جانوروں کی طرح تھوہر کانٹے اور آگ کے پتھر کھارہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''یہ کون لوگ ہیں۔'' حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکاۃ ادانہیں کرتے تھے۔'' (بزار) یہ بات یاد رہے کہ آخرت میں جس سزا کا تذکرہ مذکورہ بالا آیات اور احادیث میں کیا گیا ہے یہ کفار کے لیے نہیں بلکہ ان ''مسلمانوں'' کے لیے ہے جو کلمہ شہادت کا اقرار کرنے اور نماز روزہ ادا کرنے

کے باوجود زکاۃ ادا نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''زکاۃ ادا کرو تا کہ تمہارا اسلام مکمل ہو جائے۔'' (بزار) جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ادائیگی زکاۃ کے بغیر اسلام نامکمل ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جب بعض لوگوں نے زکاۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف اسی طرح جنگ کی جس طرح کفار کے خلاف کی جاتی ہے حالانکہ وہ لوگ کلمہ توحید کا اقرار کرتے تھے نماز اور زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے والوں میں سارے کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورے شرح صدر کے ساتھ شامل تھے اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی، جو زکاۃ ادا نہیں کر رہا اس کا ایمان اس کی نماز اور اس کا روزہ وغیرہ سب بے کار اور عبث ہیں۔''

قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اسلام کے رکن زکاۃ پر ایمان رکھنا اور عمل کرنا کتنا اہم اور ضروری ہے۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جب زکاۃ اسلام کی تکمیل ،گناہوں کے کفارے، تزکیہ نفس، رضائے الٰہی اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے تو یہ بذات خود ایک مطلوب اور مقصود عبادت ہے نہ کہ کسی دوسری عبادت کے حصول کا ذریعہ۔

ارفع واعلیٰ اقدار کی آبیاری:

خالق کائنات نے قرآن مجید میں انسان کی جن کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی ہے ان میں سے ایک مال کی محبت ہے کہیں اللہ پاک نے اس حقیقت کا اظہار یوں فرمایا ہے۔

﴿ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ○ ﴾(8:100)

''انسان دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔'' (سورہ العادیات، آیت نمبر 8)

کہیں فرمایا

﴿ وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ ﴾(20:89)

''تم لوگ مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔'' (سورہ الفجر، آیت نمبر 20)

کہیں ارشاد مبارک ہے۔

﴿ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ○ ﴾(15:64)

''تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لئے) آزمائش ہیں۔'' (سورہ تغابن، آیت نمبر 15)

رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر امت کے لئے ایک (خاص) آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال میں ہے۔'' (ترمذی)

سورہ نون میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا سبق آموز قصہ بیان فرمایا ہے۔ ایک شخص بڑا نیک اور سخی تھا اس کے پاس ایک باغ تھا وہ باغ کی پیداوار سے اپنے گھر اور کھیتی باڑی کے اخراجات نکال کر باقی پیداوار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرتا تھا۔ اللہ نے اس کے مال میں بڑی برکت ڈال رکھی تھی۔ وہ آدمی فوت ہوا تو اس کی اولاد نے باہم مشورہ کیا کہ ہمارا باپ تو بیوقوف تھا اتنی زیادہ رقم غریبوں اور مسکینوں میں مفت تقسیم کر دیا کرتا تھا۔ آئندہ اگر ہم یہ سارا مال و دولت اپنے پاس ہی رکھیں تو بہت جلد دولت مند بن جائیں گے۔ چنانچہ جب پھل وغیرہ پک گیا اور فصل کاٹنے کا موقع آیا تو انہوں نے رات کے وقت آپس میں قسمیں کھائیں کہ ہم صبح اندھیرے اندھیرے باغ میں پہنچ جائیں گے اور کسی دوسرے کو خبر تک نہیں ہونے دیں گے تاکہ کوئی سائل اور محتاج آنے نہ پائے۔ حسب پروگرام وہ سب پچھلی رات گھر سے چپکے چپکے نکلے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کہ لہلہاتا ہوا، سرسبز و شاداب پھلا پھولا باغ جل کر خاکستر ہو چکا ہے۔ پہلے تو یہ سمجھے کہ شاید ہم راستہ بھول گئے ہیں، لیکن جب ہوش و حواس بحال ہوئے تو یقین آ گیا کہ یہ باغ ہمارا ہی تھا۔ تب اپنے جرم کا احساس ہوا اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور ان الفاظ میں اعتراف گناہ کیا۔

﴿ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○ ﴾ (31:68)

''کہنے لگے ہائے افسوس ہم واقعی سرکش تھے۔'' (سورہ نون، آیت نمبر 31)

اللہ تعالیٰ نے اس سارے واقعہ پر انتہائی مختصر الفاظ میں رونگٹے کھڑے کر دینے والا تبصرہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (33:68)

''اسی طرح ہے عذاب (دنیا کا) اور آخرت کا عذاب تو (اس میں) بہت ہی بڑا ہے، کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔'' (سورہ نون، آیت نمبر 33)

قرآن مجید کے اس واقعہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ دولت انسان کے لئے کتنی بڑی آزمائش ہے۔سورہ نون کے بے شمار کردار آج بھی ہم اپنے گردوپیش باآسانی دیکھ سکتے ہیں۔جو محض دولت کی حرص میں دین وایمان ہی نہیں اپنی دنیا بھی برباد کئے بیٹھے ہیں۔

مال کی یہی محبت انسان کے اندر بخل،حرص ،لالچ ،خودغرضی اور سنگ دلی جیسے اخلاق رذیلہ پیدا کر کے اسے جھوٹ،دھوکہ،فریب،ظلم وجور،غصب،حق تلفی اور لوٹ کھسوٹ جیسے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے جو نہ صرف اس دنیا میں فتنہ وفساد کا باعث بنتے ہیں بلکہ انسان کی آخرت تک کو برباد کر ڈالتے ہیں۔زکاۃ کو فرض عبادت کا درجہ دے کر اللہ تعالیٰ انسان کے اندر مال کی محبت کم سے کم کر کے اعلیٰ وارفع انسانی اقدار مثلاً ایثار وقربانی،احسان، جودوسخا،ہمدردی،غم خواری،خیر خواہی،نرم دلی،محبت اور اخوت وغیرہ کی آبیاری کرنا چاہتا ہے۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اولین اسلامی معاشرہ میں مذکورہ بالا تمام اقدار کی مثالیں اس کثرت سے ملتی ہیں گویا تمام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکمل طور پر انہی اعلیٰ وارفع اقدار کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔جنگ یرموک کے موقع پر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید گرمی میں زخموں سے چور میدان جنگ میں شدت پیاس سے تڑپ رہے تھے کہ اتنے میں ایک مسلمان پانی لے کر آیا اور مجروح مجاہدین کے سامنے پیش کیا۔پہلے نے کہا دوسرے کو پلاؤ،دوسرے نے کہا تیسرے کو پلاؤ،وہ ابھی تیسرے تک پہنچا نہیں تھا کہ پہلا شہید ہوگیا۔تب دوسرے کی طرف پلٹا تو دیکھا کہ وہ بھی پیاسا اپنے مالک کے حضور پہنچ چکا ہے اور جب تیسرے کے پاس آیا تو وہ بھی اسی حالت میں اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔(بحوالہ ابن کثیر)

بخاری اور مسلم کا روایت کردہ درج ذیل واقعہ انسانی تاریخ میں ایثار وقربانی کے حوالے سے اپنی طرز کا منفرد واقعہ ہے:

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سخت بھوکا ہوں کھانا کھلایئے“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باری باری اپنے تمام گھروں میں آدمی بھیجا۔ہر گھر سے یہی جواب ملا کہ آج تو ہمارے اپنے لئے بھی کچھ نہیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا ”کون شخص آج کی رات اس آدمی کو اپنا مہمان بناتا ہے۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں انہیں اپنا مہمان بناتا ہوں چنانچہ انہیں اپنے گھر لے گئے،جا کر بیوی کو بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں

،لہٰذا ہمیں خود کھانے کو ملے یا نہ انہیں ضرور دینا ہے۔اہلیہ نے کہا ’’گھر میں بچوں کے کھانے کے لئے کچھ ٹکڑے رکھے ہیں اور تو کچھ نہیں۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ’’بچوں کو کسی نہ کسی طرح بہلا کر سلا دو اور ہم دونوں جب کھانا کھانے بیٹھیں تو تم کسی بہانے چراغ بجھا دینا میں ویسے ہی پاس بیٹھا رہوں گا اور مہمان سیر ہو کر کھانا کھالے گا۔دونوں نے ایسا ہی کیا صبح جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’کہ تم دونوں میاں بیوی کے عمل سے اللہ تعالیٰ خوش ہوئے ہیں اور ہنسے ہیں۔‘‘ اور یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾(9:59)

’’اور خود حاجت مند ہونے کے باوجود دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔‘‘ (سورہ حشر، آیت نمبر9)

مستدرک حاکم میں دیا گیا یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ ایک صحابی کو کسی نے بکری کی سری تحفہ بھجوائی۔انہوں نے یہ سوچ کر کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے اس کے ہاں بھیج دی،اس نے یہی سوچ کر تیسرے آدمی کے پاس بھیج دی۔اس طرح سات گھروں کا چکر لگانے کے بعد وہ سری پہلے صحابی کے گھر پہنچ گئی۔دوراول کے اسلامی معاشرہ میں ہمدردی وخیر خواہی اور قربانی وایثار کی یہ اور ایسی ہی بے شمار دوسری مثالیں دراصل فطری نتیجہ تھیں انفاق فی سبیل اللہ کے احکام کا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عہد مبارک بلا شبہ ایمان اور عمل دونوں اعتبار سے خیر القرون (بہتر زمانہ) ہے لیکن اس کے بعد بھی مسلمانوں کا معاشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان قائم کردہ زندہ جاوید روایات سے کبھی یکسر محروم نہیں رہا۔

ایک قدم اور آگے:

صاحب نصاب مسلمان کے مال میں زکاۃ وہ کم سے کم مقدار ہے جسے ہر سال ادا کئے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا،لیکن اسلامی معاشرے میں محتاجوں،مسکینوں،یتیموں،بیواؤں اور معذوروں کے دکھ درد میں شرکت کے لئے نیز آسمانی آفات مثلاً زلزلہ،سیلاب اور قحط وغیرہ کے موقع پر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کے لئے اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کا معیار زکاۃ سے کہیں آگے ہے۔چنانچہ قرآن و حدیث میں بڑی کثرت سے نفلی صدقات اور خیرات کی ترغیب دلائی گئی ہے۔قرآن مجید کی چند آیات

ملاحظہ ہوں۔

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَّاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ ﴾(261:2)

''جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے، اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس (کے عمل) کا اجر چاہتا ہے (اس کی نیت کے مطابق جتنا چاہتا ہے) بڑھا دیتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔''
(سورہ بقرہ، آیت نمبر 261)

﴿ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ ﴾(17:64)

''اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گناہ بڑھا کر دے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا، اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان اور حوصلے والا ہے۔'' (سورہ التغابن، آیت نمبر 17)

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ ﴾ (93:3)

''تم لوگ اس وقت تک نیکی (کے معیار مطلوب) کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی وہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 92)

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○ ﴾ (11:57)

''کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے؟ بہترین قرض تاکہ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔'' (سورہ حدید، آیت نمبر 11)

صدقہ و خیرات کی ترغیب میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں

① ''صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا ہے، اور بری موت سے بچاتا ہے۔'' (مسند احمد)

② ''قیامت کے دن صدقہ مومن پر سایہ بن جائے گا۔'' (مسند احمد)

③ ''صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ مصائب صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔'' (رزین)

④ ”صدقہ قیامت کے دن جہنم سے ڈھال ہوگا۔“ (طبرانی)

⑤ ”صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔“ (مسلم)

⑥ ”جو شخص کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز ریشم پہنائے گا، جو شخص کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے میوے کھلائے گا، جو شخص کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں عمدہ شراب پلائے گا۔“ (ابوداؤد، ترمذی)

⑦ ”وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو رات پیٹ بھر کر سویا اور اس کا پڑوسی بھوکا رہا حالانکہ اسے اس بات کی خبر تھی۔“ (طبرانی)

⑧ ”میں اور یتیم ....رشتہ دار یا غیر رشتہ دار..........کا سرپرست جنت میں اس طرح ایک ساتھ ہوں گے (آپ ﷺ نے دو انگلیاں کھڑی کر کے یہ بات ارشاد فرمائی)“ (صحیح مسلم)

رسول اکرم ﷺ نے انفاق فی سبیل اللہ کی زبانی ترغیب کے علاوہ امت کے سامنے ایسی عملی مثالیں پیش فرمائیں جو قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی بہترین ترجمان تھیں۔ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ”بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ دے گا۔“ پھر دوسرا آیا، پھر تیسرا آیا۔رسول اللہ ﷺ نے سب کو بٹھالیا، کیوں کہ اس وقت آپ کے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے چار اوقیہ چاندی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔آپ ﷺ نے ایک ایک اوقیہ تینوں سوالیوں میں تقسیم فرمادی اور پھر پوچھا ”کوئی اور ہے لینے والا؟“ کوئی اور لینے والا نہیں تھا، رات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو نیند نہیں آرہی تھی بار بار پہلو بدلتے یا اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ”کیا کوئی تکلیف ہے؟“ فرمایا ”نہیں!“ دوبارہ عرض کیا ”کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ جس کی وجہ سے یہ بے قراری ہے؟“ فرمایا ”نہیں!“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا ”آپ ﷺ کو نیند کیوں نہیں آرہی؟“ تب رسول اللہ ﷺ نے وہ ایک اوقیہ چاندی نکال کر دکھائی اور فرمایا ”یہ ہے وہ چیز جس نے مجھے بے قرار کر رکھا ہے۔ڈر رہا ہوں کہ اسے خرچ کرنے سے قبل کہیں موت نہ آجائے۔“ (رحمۃ للعالمین)

جنگ حنین کے موقع پر چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، ایک ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ

چاندی (125 کلوگرام) مال غنیمت میں حاصل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے سارے کا سارا مال غنیمت تقسیم فرمادیا۔ خود گھر سے جس خیر و برکت کے ساتھ تشریف لائے تھے اسی کے ساتھ واپس تشریف لے گئے۔'' (رحمۃ للعالمین)

ایک آدمی نے حاضر ہوکر سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے پاس اس وقت دینے کے لئے تو کچھ نہیں البتہ میرے نام سے کوئی چیز خرید لو تو میں اس کا قرضہ ادا کردوں گا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ! جس کی آپ ﷺ کو طاقت نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کا مکلف نہیں ٹھہرایا۔'' رسول اللہ ﷺ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی۔ ایک انصاری نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! آپ خرچ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فقر کا خدشہ محسوس نہ کیجئے۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا ''مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔'' (ترمذی)

رسول اکرم ﷺ کے اس طرز عمل کی اتباع میں اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انفاق فی سبیل اللہ کی ایسی ایسی نادر مثالیں پیش کیں کہ مذاہب عالم کی تاریخ ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک لاکھ درہم بھیجے جو انہوں نے اسی وقت غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کردیئے، اس دن آپ روزہ سے تھیں۔ خادمہ نے عرض کیا ''اگر افطار کے لئے کچھ بچ لیتیں تو اچھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ''اس وقت یاد دلاتیں تو رکھ لیتی۔'' (مستدرک حاکم)

سورہ بقرہ کی آیت ''مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا'' نازل ہوئی تو ایک صحابی حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض طلب فرماتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں!'' صحابی نے عرض کیا ''اپنا ہاتھ دیجئے۔'' پھر ہاتھ میں ہاتھ لے کر کہا ''یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنا باغ جس میں چھ سو کھجور کے درخت ہیں، اللہ تعالیٰ کو قرض دیا۔'' سیدھے باغ میں آئے اور بیوی کو باغ سے باہر ہی کھڑے ہوکر آواز دی ''بچوں کو باہر لے کر آجاؤ میں نے یہ باغ راہ خدا میں دے دیا ہے۔'' (ابن ابی حاتم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کل تمہاری مشکل دور ہوجائے گی۔'' دوسرے روز علی الصبح حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے مدینہ پہنچے۔ مدینہ کے تاجر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور غلہ خریدنا چاہا تاکہ بازار میں بیچا جا سکے اور لوگوں کی پریشانی دور ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نے یہ غلہ شام سے منگایا ہے تم مجھے خرید پر کتنا نفع دیتے ہو؟'' تاجروں نے دس کے بارہ پیش کیے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا'' مجھے اس سے زیادہ ملتے ہیں۔'' تاجروں نے دس کے چودہ پیش کئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔'' انہوں نے پوچھا'' ہم سے زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ کے تاجر تو ہم ہی ہیں۔'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' مجھے ہر درہم کے عوض دس درہم ملتے ہیں کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟'' تاجروں نے کہا'' نہیں!'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' تاجرو! گواہ رہنا میں یہ تمام غلہ مدینہ کے محتاجوں پر صدقہ کرتا ہوں۔'' (ازالۃ الخفا از شاہ ولی اللہ)

سورہ آل عمران کی آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا بہترین باغ صدقہ کر دیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی پسندیدہ لونڈی اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزاد کردی۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سات سو اونٹ بمعہ غلہ صدقہ کئے۔ (ابونعیم)

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حمص (شام کا صوبہ) کے گورنر تھے۔ ماہانہ تنخواہ ملتی تو گھر والوں کے لیے کھانے پینے کا سامان خرید کر باقی رقم صدقہ کر دیتے۔ (ابونعیم)

انفاق فی سبیل اللہ کا یہ ہے وہ معیار جس پر اسلام اپنے پیروکاروں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ ان صفات کے حامل افراد سے وہ سوسائٹی اور معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں کوئی شخص بھوکا یا ننگا نہیں رہتا، کوئی مصیبت زدہ یا پریشان حال شخص بے سہارا نہیں رہتا کوئی یتیم یا بیوہ احساس محرومیت کا شکار نہیں ہوتی۔ اسی معاشرہ کی کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔'' مسلمانوں کی مثال باہمی محبت و مودت اور شفقت کے لحاظ سے جسمِ واحد کی سی ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

زکاۃ ایک مثالی معاشی نظام کی بنیاد:

کم وبیش دو سو سال پہلے'' حریت فرد'' اور'' حریت فکر'' جیسے خوبصورت الفاظ کے پردے میں سرمایہ

دارانہ اندازفکر کو دنیا میں ایک نظام کے طور پر متعارف کرایا گیا جس کی بنیاد اس فلسفہ پر تھی کہ ہر آدمی اپنی دولت کا مکمل مالک اور مختار ہے، اسے جہاں چاہے جیسے چاہے استعمال کرسکتا ہے۔ سوسائٹی اور معاشرے پر اس کے اثرات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں خواہ اس سے اس کا اپنا اخلاق اور کردار تباہ ہو یا پورے معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی پھیلے، سرمایہ دارانہ نظام اس سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ اسی طرح زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس میں چند گھروں کا سکون اور چین برباد ہو یا پوری کی پوری قوم اس کی ہوس زر کی بھینٹ چڑھے، سرمایہ دارانہ نظام اس پر کوئی قانونی یا اخلاقی پابندی عائد نہیں کرتا۔ اس بے رحم اور سنگدلانہ شیطانی نظام میں جہاں اخلاقی لحاظ سے انسانی اقدار کی کوئی قدر و قیمت نہیں وہاں معاشی لحاظ سے سرمایہ صرف سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں ہی گردش کرتا رہتا ہے جب کہ بے سرمایہ افراد قرضوں اور سود در سود کے بوجھ تلے دبے چلے جاتے ہیں۔ دنیا جب اس نظام کی فریب کاریوں سے آگاہ ہوئی تو ''مساوات'' اور ''عدل'' جیسے دلکش الفاظ کے حوالے سے دنیا کو ایک دوسرے شیطانی نظام......اشتراکیت...... سے متعارف کرایا گیا جس کا بنیادی فلسفہ ''حریت فرد'' اور ''حریت فکر'' کی مکمل نفی تھی۔ حکومت تمام وسائل ،دولت، زمینوں، کارخانوں، فیکٹریوں اور دیگر اموال وغیرہ کی مالک اور فرد مکمل طور پر محروم! فرد ایک تنگ بندھی غلامانہ زندگی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور حکومت کے چند افراد پوری قوم کی تقدیر کے مالک و مختار! حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اشتراکی نظام پر کتنا اچھا تبصرہ کیا ہے۔

یہ علم یہ حکمت یہ تدبیر یہ حکومت
پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات

پہلا نظام ظلم اور جبر کی ایک انتہا تھا اور دوسرا نظام اسی ظلم اور جبر کی دوسری انتہا ثابت ہوا۔ جس طرح دنیا ایک صدی کے اندر اندر سرمایہ دارانہ نظام سے مایوس ہوگئی اسی طرح دنیا دوسری صدی کے اختتام سے پہلے ہی اشتراکی نظام پر لعنت بھیجنے لگی اس صدی کے موجودہ عشرہ (1981ء-1990ء) کو اگر اشتراکیت کی موت کا عشرہ قرار دیا جائے تو شاید بے جا نہ ہوگا جس میں نہ صرف یہ کہ اشتراکی ممالک نے اشتراکیت کا طوق گلے سے اتار پھینکا ہے بلکہ خود اشتراکیت کے علمبرداروں کے اپنے دیس ''روس'' میں بھی اس ظالمانہ نظام کے خلاف علم بغاوت بلند ہونے لگا ہے۔ تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ انسانوں کے

لیے انسانوں کے بنائے ہوئے نظام اور قوانین کبھی بھی راہ نجات نہیں بن سکتے۔

سرمایہ داری اور اشتراکیت کے مقابلے میں اسلامی نظام معیشت کی بنیاد اس تعلیم پر ہے۔ کہ اس کائنات اور کائنات کی ہر چیز کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے، دولت اور وسائل دولت کا حقیقی مالک بھی وہی ہے۔ قرآن مجید نے مختلف جگہ پر مختلف انداز میں اس کی نشاندہی فرمائی ہے۔ سورہ نور میں ارشاد مبارک ہے:

﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ آتٰکُمْ ﴾(33:24)

''آزادی کے خواہشمند غلاموں کو اس مال سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 33)

سورہ حدید میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ﴾(7:57)

''جس مال پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلیفہ بنایا ہے، اس میں سے خرچ کرو۔'' (سورہ حدید، آیت نمبر 7)

قرآن مجید میں پچاس سے زیادہ آیات ایسی ہیں جن میں اللہ کریم نے کہیں رَزَقْنٰهُمْ اور کہیں رَزَقَهُمْ اور کہیں رَزَقْنٰکُمْ اور کہیں رَزَقَکُمْ کہہ کر لوگوں کو رزق دینے کی نسبت اپنی طرف کی ہے، جس سے انسان کو یہ حقیقت ذہن نشین کروانا مقصود ہے کہ یہ مال و دولت جسے انسان اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے اپنی ملکیت سمجھنے لگتا ہے۔ دراصل یہ اللہ کی ملکیت ہے جو اس نے اپنے بندوں کو امانت کے طور پر دے رکھی ہے۔ لہٰذا انسان اس بات کا پابند ہے کہ جو دولت اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے اسے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے مطابق استعمال کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دونوں معاملات...... دولت کمانے اور دولت خرچ کرنے میں انسان کو حدود و قیود بتا دیں۔ دولت کمانے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے جن ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کو حرام قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔

① رشوت اور غصب (سورہ بقرہ، آیت نمبر 188)

② خیانت (سورہ آل عمران، آیت نمبر 61)

③ بت گری و بت فروشی (سورہ مائدہ، آیت نمبر 90)

④ چوری (سورہ مائدہ، آیت نمبر 38)

⑤ ناپ تول میں کمی (سورہ مطففین، آیت نمبر 13)

⑥ مال یتیم میں حق تلفی (سورہ نساء، آیت نمبر 1)

⑦ اتفاقیہ آمدنی والے تمام ذرائع مثلاً جوا وغیرہ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 9)

⑧ شراب کی تیاری، خرید و فروخت اور نقل و حمل کی آمدنی (سورہ مائدہ، آیت نمبر 90)

⑨ فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے کاروبار (سورہ نور، آیت نمبر 19)

⑩ سودی کاروبار (سورہ آل عمران، آیت نمبر 30)

⑪ قحبہ گری اور زنا کی آمدنی (سورہ نور، آیت نمبر 33)

⑫ قسمتیں بتانے کا کاروبار (سورہ مائدہ، آیت نمبر 90)

⑬ اس کے علاوہ ایسے تمام ذرائع جو جھوٹ دھوکے اور فریب پر مبنی ہوں اسلام کے نزدیک ناجائز اور حرام ہیں۔

مذکورہ بالا احکامات کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ شریعت اسلامی نے زیادہ دولت کمانے کے لالچ میں غلہ روکنے کو سنگین جرم قرار دیا ہے۔

اب ایک نظر دولت خرچ کرنے کے احکامات پر بھی ڈال لیجئے جن جن راستوں پر اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا یا ترغیب دلائی ہے وہ یہ ہیں:

① والدین، عزیز و اقارب، یتیموں، مسکینوں اور ہمسایوں پر خرچ کرنا (سورہ نساء، آیت نمبر 36)

② سوالی اور معذور لوگوں پر خرچ کرنا۔ (سورہ الذاریات، آیت نمبر 10)

③ قرض دینا۔ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 28)

④ زکاۃ ادا کرنا۔ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 103)

⑤ صدقات ادا کرنا۔ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 271)

متذکرہ بالا احکامات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مال اپنے پاس روکنے اور جمع کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 34) اور ساتھ ہی اسراف (فضول خرچی) اور بخیلی سے بھی منع فرما دیا۔ (سورہ فرقان، آیت نمبر 67)

اس کے ساتھ ساتھ شریعت نے ایسے تمام راستوں پر دولت خرچ کرنے سے سختی سے منع فرما دیا جس سے آدمی کا اپنا اخلاق تباہ ہوتا یا معاشرے میں کوئی بگاڑ پیدا ہوتا ہو مثلاً شراب، جوا، زنا وغیرہ یہ بات یاد رہے کہ یہ حدود مقرر کرنے کے بعد شریعت نے شخصی ملکیت پر کسی قسم کی پابندی یا حد مقرر نہیں کی، جائز اور حلال طریقے سے کوئی شخص کروڑوں کا مالک بن جائے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

دولت کمانے اور خرچ کرنے کے احکامات کا سرسری جائزہ لینے کے بعد پورے وثوق سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اسلام نے معاشرہ میں ہر طبقے کے ہر فرد کو پورا پورا معاشی تحفظ عطا کیا ہے اور حق تلفی و لوٹ کھسوٹ کے تمام راستے بند کردیئے ہیں۔

دولت کمانے اور خرچ کرنے کے تمام احکامات کا الگ الگ جائزہ لینا یہاں ممکن نہیں البتہ دولت خرچ کرنے کے بارے میں ایک اہم ترین حکم...... وجوب زکاۃ......اور دولت کمانے کے بارے میں ایک اہم ترین حکم...... حرمتِ سود...... کا مختصر جائزہ یہاں پیش کرنا ضروری ہے۔

گذشتہ دور حکومت میں ملکی سطح پر جس طرح کی ''ہارس ٹریڈنگ'' کے واقعات اخبارات میں آتے رہے ہیں اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ وطن عزیز پاکستان میں اب سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں کروڑ پتی لوگ موجود ہیں۔ایک شخص جس کے پاس دس کروڑ روپے ہوں اس کی سالانہ زکاۃ پچیس لاکھ روپے بنتی ہے۔اگر ایک شہر میں صرف ایک کروڑ پتی رہتا ہو جو ایمانداری سے اپنی زکاۃ ادا کرتا ہو تو چند سالوں میں ہی اس شہر کے بیشتر محتاجوں اور مسکینوں کے معاشی مسائل حل ہوسکتے ہیں اور اگر پاکستان کے ہر شہر اور علاقے کے تمام صاحب نصاب افراد اپنی اپنی زکاۃ ادا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر شہر اور علاقہ معاشی لحاظ سے خوش حال نہ ہو۔ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی سالانہ زکاۃ پانچ ارب روپے بنتی ہے۔صرف ایک سال کی زکاۃ سے اگر اوسط درجے کے مکان تعمیر کئے جائیں تو دو لاکھ مکان تعمیر ہوسکتے ہیں۔اتنی ہی رقم میں اگر یتیم اور بے سہارا بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا مقصود ہو تو سارے ملک میں ایک سال کی زکاۃ سے تین سو ایسے مراکز تعمیر کیے جاسکتے ہیں جن میں ایک لاکھ ستر ہزار بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام ہوسکتا ہے۔اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر ملک میں صحیح طریقے سے نظام زکاۃ نافذ ہوجائے تو چند ہی سالوں کے اندر اندر پورے ملک میں عظیم معاشی انقلاب بپا

ہوسکتا ہے۔زکاۃ کے فیوض و برکات کاایک دوسرے پہلو سے بھی جائزہ لیجئے۔صرف ایک سال کی زکاۃ، پانچ ارب روپے سے جہاں دولاکھ بے خانماں لوگوں کو جوگھر میسر آئیں گے اورایک لاکھ ستر ہزار بچوں کی کفالت ہوگی وہاں دولاکھ مکانوں کی تعمیر یا تین سومراکز کی تعمیر کے لیے پانچ ارب روپیہ گردش میں آئے گا۔جس کا کثیر حصہ کاریگروں، مستریوں،مزدوروں اور دوکانداروں کے ہاتھوں میں جائے گا جو براہ راست عام آدمی کی خوشحالی کا باعث بنے گا۔گویا زکاۃ کا حکم ایسا کثیر الفوائد عمل ہے جو دین کی تکمیل اور تقرب الی اللہ کے علاوہ ایک عام آدمی سے لے کر پورے ملک کی اجتماعی خوشحالی کا ضامن ہے۔یہی وجہ ہے کہ زکاۃ فرض ہونے کے چند ہی سال بعد مدینہ کی اسلامی ریاست میں اس قدر خوش حالی ہوگئی تھی کہ زکاۃ دینے والے بہت تھے اور لینے والا کوئی نہ تھا۔

اب شریعت اسلامی کے دوسرے اہم حکم......حرمتِ سود......کا جائزہ لیجئے۔ہمارے ہاں بنک اور مختلف ادارے یا کمپنیاں چھ فی صد سے لے کر دس،بیس اور تیس فی صد تک سود دیتی ہیں۔بعض سکیمیں ایسی بھی ہیں جن میں چار پانچ سال بعد اصل رقم دگنی ہو جاتی ہے۔ان سب سے بڑھ کر ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی سکیم ہے جس میں دس سال بعد اصل رقم 4ء26 گنا یعنی 426فی صد اضافہ کے ساتھ واپس کی جاتی ہے۔یادرہے چندسال قبل یہ رقم 3ء9 گنا تھی جواب بڑھا کر 4ء26 کردی گئی ہے۔مثلاً ایک شخص ہر ماہ دس ہزار روپے دس سال تک اس سکیم میں جمع کرواتا ہے،تو دس سال بعد یہ شخص ہر ماہ 42ہزار 6 سوروپے وصول کرے گا ایک اور سکیم ''ماہانہ آمدنی اکاؤنٹ'' کے نام سے بھی جاری کی گئی ہے۔جس میں اگر کوئی شخص پانچ سال کے لئے ہر ماہ دس ہزار روپے (یا کم وبیش جتنے بھی چاہے) کم سے کم رقم 100روپے جمع کرواتا رہے تو پانچ سال کے بعد اس شخص کو تاحیات دس ہزار روپے ماہانہ (یا جتنی رقم وہ پانچ سال تک ہر ماہ جمع کرواتا رہے) ملتے رہیں گے۔گویا سرمایہ دار گھر بیٹھے کسی محنت اور مشقت کے بغیر۔ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں روپے کما سکتا ہے ایسے شخص کو فیکٹری یا کارخانہ وغیرہ لگا کر محنت کے علاوہ نقصان کا خطرہ مول لینے کی آخر کیا ضرورت ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ سرمایہ دار تو مختلف کمپنیوں یا سکیموں سے بڑھتا چڑھتا سود وصول کر لیتا ہے لیکن یہ آتا کہاں سے ہے۔چھوٹے درجے کے صنعتکاروں،متوسط طبقہ کے تاجروں،چھوٹے زمینداروں،

کسانوں اور مزدوروں کی جیب سے، جن کی تعداد ملک کے اندر بلاشبہ کروڑوں میں ہے یہ لوگ ایک دفعہ سود کے چکر میں پھنستے ہیں تو عمر بھر نکل نہیں پاتے۔ حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے:

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگ مفاجات

سودی نظام کے ذریعے فرد واحد پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ تو ہے ہی۔ لمحہ بھر کے لیے غور فرمائیں۔ ملکی معیشت پر یہ سودی نظام کتنی بڑی لعنت بن کر مسلط ہے۔ سرمایہ دار اپنا سرمایہ بنکوں یا مختلف سکیموں میں رکھ کر سود در سود کھاتا رہتا ہے۔ سرمایہ رکھنے کی وجہ سے ملکی پیداوار، کاروبار اور تجارت میں شدید کمی واقع ہوتی ہے۔ اور یوں برآمدات میں کمی اور درآمدات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے جو بالآخر ملک میں زرمبادلہ کی کمی اور کثیر غیر ملکی قرضوں کا باعث بنتا ہے۔ ان قرضوں کی ادائیگی کے لیے حکومت ہر سال ٹیکسوں میں اضافہ کر دیتی ہے۔ کسٹم ڈیوٹیاں بڑھتی ہیں جس کے نتیجے میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح عام آدمی جو براہ راست سود میں ملوث نہیں ہوتا۔ سودی نظام کی وجہ سے وہ بھی بمشکل جسم و جان کا رشتہ قائم رکھ پاتا ہے۔ شریعت نے سود کی اس درجہ وعید بلاوجہ تو نہیں بتائی۔

قرآن مجید میں اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا گیا ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 279)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "سود کے ستر درجے ہیں، ان میں سے کم تر درجہ ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ)

معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان میں سانپ ہی سانپ بھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔ (مسند احمد، ابن ماجہ)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون میں وجوب زکاۃ اور حرمت سود دونوں حکم پوری بنی نوع انسان کے لیے برکت ہی برکت اور خیر ہی خیر ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ آج جب پوری نوع انسانی

سرمایہ دارانہ نظام معیشت سے مایوس اور اشتراکی نظام معیشت سے بغاوت کرچکی ہے اور نہیں جانتی کہ کیا کرے کدھر جائے ، اسلامی نظام معیشت کے علمبردار، جنہیں اس وقت پوری دنیا کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے تھا خود باطل نظاموں کی فریب کاریوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
اپنے خورشید پہ پھیلا دیے سائے ہم نے

مستقبل میں جب بھی کبھی مسلمانوں کو جاندار قیادت میسر آ گئی جو اسلامی نظام حیات کو اس کی حقیقی شکل میں متعارف کرواسکی تو ہمیں یقین کامل ہے کہ جبر وظلم، جھوٹ وفریب اور خودغرضی کی ستائی ہوئی دنیا عدل وانصاف، امن وسکون اور حریت واخوت کے اس آسمانی نظام کو آزمانے میں ان شاء اللہ لحہ بھر کا تامل نہیں کرے گی۔

قارئین کرام! زکاۃ کے مسائل بلا شبہ بہت دقیق اور عمیق ہیں اسی لیے ہم نے زیادہ سے زیادہ علمائے کرام سے استفادہ کی کوشش کی ہے۔ تاہم اہل علم حضرات کی آراء اور مشوروں کا ہمیں انتظار رہے گا۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ احادیث صحیحہ کے حوالے سے قدیم اور جدید قسم کے تمام مسائل شامل اشاعت ہوں تاکہ اس معاملے میں عوام الناس کی زیادہ سے زیادہ راہنمائی ہوسکے۔ ہم اپنی کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں، اس کا اندازہ قارئین کرام ہی لگاسکتے ہیں۔

قارئین کرام! سلسلہ اشاعت حدیث سے ہمارے پیش نظر درج ذیل مقاصد ہیں۔

(ا) حدیث رسول ﷺ سے لوگ اسی طرح کا تعلق محسوس کریں جیسا کتاب اللہ کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔

(ب) دینی مسائل سیکھنے اور سمجھنے کے لیے لوگوں میں صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے استفادہ کرنے کا رجحان پیدا ہو۔

(ج) کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ثابت نہ ہونے والے مسائل کو بلا تامل ترک کرنے کی سوچ عام ہو۔

آپ اس حقیقت سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ اب تک جس قدر عام فہم، آسان اور عوامی انداز میں

کتاب اللہ پر مختلف پہلوؤں سے کام ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے اس قدر حدیث رسول ﷺ پر کام نہیں ہوا لہٰذا اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عقائد، احکام، مسائل، مناقب اور تفسیر وغیرہ سے متعلق صحیح احادیث پر مشتمل کتابچے ان شاء اللہ یکے بعد دیگرے طبع کروانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اب تک اس سلسلہ میں جو کام ہو چکا ہے اس کی تفصیل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حضرات جو متذکرہ بالا مقاصد سے اتفاق رکھتے ہیں ان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ اشاعت حدیث کی جدوجہد کو اپنی جدوجہد سمجھیں اور اس سلسلہ میں جو بھی خدمت سرانجام دے سکتے ہوں خود آگے بڑھ کر سرانجام دیں۔ ہمارے نزدیک سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ ان کتب کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچایا جائے۔

﴿ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○ ﴾(13:42)

''اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (اپنے کام کے لیے) چن لیتا ہے، اور اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔'' (سورہ شوریٰ آیت نمبر 13)

واجب الاحترام علمائے کرام نے اپنی شدید گوناگوں مصروفیات کے باوجود دینی فریضہ سمجھتے ہوئے مسودہ کی نظر ثانی فرمائی اور بڑی محنت اور عرق ریزی سے مسودہ پر انتہائی قیمتی نوٹ تحریر فرمائے۔ ادارہ ان تمام حضرات کے تعاون کا تہ دل سے شکر گزار ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ کریم ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت میں اپنے بہترین انعامات سے نوازے۔ آمین!

آخر میں مجھے اپنے ان تمام بھائیوں اور بزرگوں کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جو اشاعت حدیث کے لیے بڑی محنت اور خلوص سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان تمام عاجز اور گناہ گار بندوں کی اس حقیر سی کوشش کو اپنے فضل خاص سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ ﴾

اے ہمارے پروردگار! ہماری اس خدمت کو قبول فرما تو یقیناً خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی، عفی اللہ عنہ
جامعہ ملک سعود، الریاض
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
21 ربیع الاول، 1411ھ/10 اکتوبر 1990ء

اصطلاحات کتب

① صحاح ستہ حدیث کی چھ کتب ❶ بخاری ❷ مسلم ❸ ابوداؤد ❹ ترمذی ❺ نسائی اور ❻ ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر ''صحاح ستہ'' کہا جاتا ہے۔

② جامع جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، ''جامع'' کہلاتی ہے۔

③ سنن جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں ''سنن'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد۔

④ مسند جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کردی گئی ہوں ''مسند'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد۔

⑤ مستخرج جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں ''مستخرج'' کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری۔

⑥ مستدرک جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں ''مستدرک'' کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم۔

⑦ اربعین جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں ''اربعین'' کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں ''مشہور'' جس کے راوی کسی زمانے میں دو سے کم نہ ہوں ''عزیز'' جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو ''غریب'' کہلاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ (41:22)

’’(ہم ان لوگوں کی ضرور مدد کرتے ہیں) جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو نماز قائم کریں، زکٰوۃ ادا کریں، بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔‘‘

(سورہ حج، آیت نمبر 41)

اَلنِّیَّـــــةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ 1 اعمال کے اجروثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

مسئلہ 2 زکاۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْاِلَى امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہٰذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے دنیا ملے گی) یا جس نے عورت حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے عورت ہی ملے گی) پس مہاجر کی ہجرت اسی چیز کے لئے سمجھی جائے گی جس غرض کے لئے اس نے ہجرت کی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 3 دکھاوے کی زکاۃ، نماز اور روزہ سب شرک (اصغر) ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (حسن)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا، اس نے شرک کیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف بدء الوحی

[2] الترغیب والترهیب للشیخ محی الدین الدیب الجزء الاول رقم الحدیث 43

فَرْضِيَّـــــــةُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کی فرضیت

مسئلہ 4 زکاۃ ادا کرنا اسلام کے پانچ بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ الْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکاۃ ادا کرنا ④ حج اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 5 زکاۃ ادا کرنے کے عہد پر رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی۔

قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 6 زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کرنا فرض ہے۔

مسئلہ 7 زکاۃ ایک فرض عبادت ہے، اس کی جگہ کوئی صدقہ خیرات یا ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے زکاۃ کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ ﷺ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب الایمان باب بنی الاسلام علی خمس

[2] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب البیعۃ علی ایتاء الزکاۃ

مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ ﷺ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّى مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ)) فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا كَانَ يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ ﷺ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ ﷺ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ .رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے (اور زکاۃ بیت المال میں جمع کرانے سے انکار کردیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”کہ آپ لوگوں سے کیوں کر جہاد کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں۔ جب یہ کہنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے بچالیں۔ مگر حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”اللہ کی قسم! میں تو اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا۔ کیونکہ زکاۃ کا مال حق ہے۔ واللہ! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی، جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے۔ مجھے نہ دیں گے تو ان سے ضرور لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”واللہ! اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا، اور میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ

فَضْلُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کی فضیلت

مسئلہ 8 زکاۃ ادا کرنے والا جنتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ ((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَ تُقِیْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَ تُؤَدِّیْ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ)) قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”مجھے ایسا عمل بتایئے جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، فرض زکاۃ ادا کر، اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔“ اس نے کہا ”اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جسے جنتی آدمی دیکھنا پسند ہو وہ اسے دیکھ لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 زکاۃ ادا کرنے والے کے ایمان کی گواہی رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَالتَّسْبِیْحُ وَالتَّكْبِیْرُ یَمْلَاُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ ، وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ ،)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ ❷

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ”وضو اچھی طرح کرنا

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ

❷ صحیح سنن نسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 2286

نصف ایمان ہے، اور الحمدللہ (کہنا) میزان کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور اللہ اکبر (کہنا) آسمان وزمین کو (نیکیوں سے) بھر دیتے ہیں۔ نماز (قیامت کے دن) روشنی ہوگی اور زکاۃ (صاحب ایمان ہونے کی) دلیل ہے، صبر کرنا (پریشانیوں اور مصائب میں راہ دکھانے کے لئے) روشنی ہے اور قرآن (قیامت کے روز گواہی دے کر) تیرے حق میں حجت بنے گا یا تیرے خلاف حجت بنے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ اَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) قَالَ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْاَمْوَالِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک دیہاتی نے کہا ''مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) کے مطلب سے آگاہ فرمایئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''جس آدمی نے سونا چاندی جمع کیا اور اس کی زکاۃ نہ دی تو اس کے لئے خرابی ہے اور یہ آیت زکاۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے۔ جب زکاۃ فرض ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مال زکاۃ کے ذریعے پاک کر دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 10 زکاۃ ادا کرنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 128 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

☆☆☆

[1] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب ما ادی زکاتہ فلیس بکنز

أَهْمِيَّةُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کی اہمیت

مسئلہ 11 جس سونے اور چاندی کی زکاۃ ادا نہ کی جائے، قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کی تختیاں بنا کر آگ میں گرم کی جائیں گی اور ان سے اس کے مالک کی پیشانی پیٹھ اور پہلو داغے جائیں گے۔

مسئلہ 12 جن جانوروں کی زکاۃ ادا نہ کی جائے قیامت کے دن وہ جانور اپنے مالک کو پچاس ہزار سال تک اپنے پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلاَ فِضَّةٍ لاَّ یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلاَّ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ)) قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَالْاِبِلُ ؟ قَالَ ((وَلاَ صَاحِبُ اِبِلٍ لاَّ یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلاَّ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لاَ یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلاً وَاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلاَهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرَاهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ)) قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ ؟ قَالَ ((وَلاَ صَاحِبُ بَقَرٍ وَلاَ غَنَمٍ لاَّ یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلاَّ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لاَّ یَفْقِدُ مِنْهَا شَیْئًا لَیْسَ فِیْهَا عَقْصَاءُ وَلاَ جَلْحَاءُ وَلاَ عَضْبَاءُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلاَفِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلاَهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرَاهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا

اِلَی النَّارِ)) .رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جوشخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکاۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے اس (منکر زکاۃ) کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لئے) آگ میں واپس لے جائی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کے لئے) لوٹائی جائیں گی (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔" عرض کیا گیا "یارسول اللہ ﷺ پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا"جوشخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن کا دودھ دوھے (اور عرب کے رواج کے مطابق یہ دودھ مساکین کو پلا دے) وہ قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا (یعنی سب کے سب) اس (منکر زکاۃ) کو اپنے کھروں، پاؤں سے روندیں گے۔ اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا تو دوسرا آجائے گا (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ حتی کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے گا یا جہنم کی طرف۔" عرض کیا گیا "اے اللہ کے رسول ﷺ! گائے اور بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟" فرمایا"کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں جو ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا۔ ایک ہموار زمین پر، اور ان گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہوگی (سب کی سب آئیں گی) اور ان میں سے کوئی سینگ مڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آجائے گی (یعنی لگاتار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب اثم مانع الزکاۃ

عَنْ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ آئے، اور کہنے لگے ”خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دو ایسے داغ کی جو ان کی پیٹھ پر لگائے جائیں گے اور ان کے پہلوؤں سے آر پار ہو جائیں گے۔ ان کی گدیوں (گردن) میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے پار ہو جائیں گے پھر ابوذر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ تو میں نے (لوگوں سے) پوچھا ”یہ کون ہیں؟“ لوگوں نے بتایا ”یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔“ چنانچہ میں ان کی طرف گیا اور عرض کیا ”یہ کیا تھا جو میں نے ابھی ابھی آپ سے سنا جو آپ نے فرمایا“ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے وہی کہا ہے جو میں نے ان (مسلمانوں) کے نبی ﷺ سے سنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 زکاۃ نہ دینے والوں کا روپیہ پیسہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر ان کو ڈسے اور کاٹے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لاَ فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ ﴿ لاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾)) اَلْآيَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کا مال ایسے گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا ”میں تیرا

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب فی الکانزین للاموال والتغلیظ علیھم

[2] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب الم مانع الزکاۃ

مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لئے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق بننے والی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14 جس مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کیا جائے وہ مال تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ ثَلاَثَةً فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى بَدَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْکَ ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ :فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ وَ اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْکَ ؟ قَالَ : اَلْاِبِلُ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ ، فَقَالَ : يُبَارَکُ لَکَ فِيْهَا ، وَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ :فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَاُعْطِیَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَاَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلَةً وَقَالَ يُبَارَکُ لَکَ فِيْهَا وَاَتَى الْاَعْمٰى ، فَقَالَ : اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْکَ ؟ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ ، فَاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ : فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ ، قَالَ : فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟ قَالَ : اَلْغَنَمُ فَاَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَکَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ اِبِلٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ اِلاَّ بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِیْ سَفَرِی ، فَقَالَ لَهُ اِنَّ الْحُقُوْقَ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُکَ النَّاسُ ؟ فَقِيْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰهُ ؟ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَکَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ، وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ : اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَکَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِیْ صُوْرَتِهٖ، فَقَالَ : رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ اِلاَّ بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ

اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ : قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ بَصَرِیْ وَفَقِیْرًا فَقَالَ : اَغْنَانِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لاَ اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہُ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ فرمایا ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہا ''تجھے کون سی چیز بہت پیاری ہے؟'' اس نے کہا ''اچھا رنگ اور اچھا بدن اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فرشتے نے اس (کے جسم) پر ہاتھ پھیرا، پس اس سے اس کی گندگی دور ہو گئی، اور اچھا رنگ اور اچھا بدن دے دیا گیا۔'' پھر فرشتے نے کوڑھی سے پوچھا ''تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟'' اس نے کہا ''اونٹ'' یا کہا ''گائے'' راوی (اسحاق) کو شک ہے ہاں کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے ایک حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور کہا اللہ تجھے اس میں برکت دے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟'' اس نے کہا ''خوب صورت بال، اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کا گنجا پن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے دیئے گئے۔'' فرشتے نے پوچھا ''تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟'' اس نے کہا ''گائے'' پس ایک حاملہ گائے اسے دے دی گئی اور فرشتے نے کہا 'اللہ تجھے اس میں برکت دے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے سب سے زیادہ پیاری چیز کون سی ہے؟'' اس نے کہا ''اللہ مجھے بینائی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا، اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا ''تجھے سب سے زیادہ مال کون سا پسند ہے؟'' اس نے کہا ''بکریاں'' اسے ایک حاملہ بکری دے دی گئی۔ پس بچے لئے کوڑھی اور گنجے نے اونٹ اور گائے کے اور اندھے نے بکری کے۔ جس سے کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں سے بھر گیا گنجے

[1] صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل

کے لئے ایک جنگل گائے سے بھر گیا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں سے بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر (کچھ عرصہ بعد) فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی پہلی صورت اور شکل میں آیا۔“ اور آ کر کہا ’غریب آدمی ہوں سفر میں میرا مال و اسباب جاتا رہا، اب میرا آج کے دن (اپنی منزل پر) پہنچنا اللہ کی مہربانی اور تیرے سبب سے ہے۔ میں تجھ سے اسی ذات کے واسطہ سے مانگتا ہوں، جس نے تجھے اچھا رنگ جسم اور مال دیا ہے ایک اونٹ چاہتا ہوں، جس کے ذریعے اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔“ اس نے کہا ”حقدار بہت ہیں (یعنی خرچ زیادہ ہے مال کم ہے) فرشتے نے کہا ”میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو غریب تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت اور مال دیا۔“ اس نے کہا ”مجھے تو یہ مال و دولت باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا ”تو جھوٹا ہے، اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اسے وہی کہا، جو کوڑھی سے کہا تھا، گنجے نے وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔“ فرشتے نے کہا ”اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس اس کی (سابقہ) صورت میں آیا اور کہا ’غریب مسافر ہوں۔ سفر میں میرا مال و اسباب جاتا رہا۔ آج میں (اپنی منزل پر) نہیں پہنچ سکتا ہوں، مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور تیرے سبب سے تجھ سے اسی ذات کے واسطہ سے مانگتا ہوں جس نے تجھے بینائی دی۔ ایک بکری (چاہتا ہوں) کہ اس کے باعث اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔“ اندھے نے کہا ”بے شک میں اندھا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی دی، پس تو جو چاہے لے لے، اور جو چاہے چھوڑ دے۔ اللہ کی قسم! آج کے دن میں تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا۔ اس چیز سے جسے تو اللہ کے لئے لینا چاہے۔“ فرشتے نے کہا ”اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ حقیقت یہ ہے کہ تم (تینوں) کو آزمایا گیا۔ پس تجھ سے اللہ راضی ہوا۔ اور تیرے دونوں ساتھیوں پر غصہ کیا گیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 15 زکاۃ نہ دینے والا دوزخی ہے۔

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”زکاۃ نہ دینے والا قیامت

---

[1] صحیح الترغیب والترھیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 760

کے دن آگ میں ہوگا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 16 زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا ابْتَلاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ)) رَوَاهُ الطِّبْرَانِيُّ ❶ (حسن)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 17 زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهِ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُحِلِّلَ وَالْمُحَلِّلَ لَهُ .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے، کھلانے، گواہی دینے اور کتابت کرنے والے سب لوگوں پر لعنت فرمائی۔ نیز بال گوندھنے، گندوانے والی پر، زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر، حلالہ نکالنے اور نکلوانے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔'' اسے اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

◇◇◇

❶ صحيح الترغيب والترهيب الجزء الاول رقم الحديث 761

❷ صحيح الترغيب والترهيب الجزء الاول رقم الحديث 756

اَلــــــزَّکَاۃُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْاٰنِ

زکاۃ،قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ 18 پہلی امتوں پر بھی زکاۃ فرض تھی۔

﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ ﴾(83:2)

''یاد کرو جب بنی اسرائیل سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا، مگر تھوڑے آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 83)

﴿ وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا ○ ﴾(55:19)

''اسماعیل اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاۃ کی تاکید کیا کرتے تھے، اور وہ اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ انسان تھے۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 55)

﴿ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ○ ﴾(31:19)

''اللہ تعالیٰ نے مجھے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) حکم دیا کہ جب تک زندہ ہوں نماز قائم کروں اور زکاۃ ادا کرتا رہوں۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 31)

مسئلہ 19 ادائیگی زکاۃ ایمان کی نشانی اور حرمت جان کی ضمانت ہے۔

﴿ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ ﴾(11:9)

''پس اگر یہ (کافر) توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں، زکاۃ دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (لہٰذا ان

کے خلاف جنگ نہ کرو) اور جاننے والوں کے لئے ہم اپنے احکام واضح کئے دیتے ہیں۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 11)

مسئلہ 20 زکاۃ اللہ کی رحمت کا وسیلہ ہے۔

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ ﴾(56:24)

''نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔'' (سورہ نور، آیت نمبر 56)

مسئلہ 21 زکاۃ گناہوں کا کفارہ اور تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ ﴾(103:9)

''اے نبی ﷺ! تم ان کے اموال سے زکاۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک اور صاف کرو، نیز ان کے حق میں دعائے رحمت کرو، کیوں کہ تمہاری دعا ان کے لئے موجب تسکین ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔'' (سورہ توبہ آیت نمبر 103)

مسئلہ 22 زکاۃ ادا کرنے والے سچے مومن ہیں۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلاَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ﴾
(4-3:8)

''جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہی سچے مومن ہیں۔'' (سورہ انفال، آیت نمبر 3 تا 4)

مسئلہ 23 زکاۃ ادا کرنے سے دولت میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے۔

﴿ وَمَآ آتَيْتُمْ مِّنْ زَكَاةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ ﴾(39:30)

''اور جو زکاۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دراصل دینے والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔'' (سورہ روم، آیت نمبر 39)

مسئلہ 24 زکاۃ آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

﴿ الٓمٓ ○ تِلْکَ آیٰتُ الْکِتَابِ الْحَکِیْمِ ○ هُدًی وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ○ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلاَةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ اُوْلٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ﴾(31:1-5)

''الم، یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں ان نیک بندوں کے لئے ہدایت اور رحمت جو نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں، اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 1تا5)

مَسئلہ 25 اقتدار حاصل ہونے کے بعد نظام زکاۃ کا نفاذ فرض ہے۔

﴿ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنَّاهُمْ فِیْ الْاَرْضِ اَقَامُوْا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّکَاةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰهِ عٰقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ ﴾(22:41)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو نماز قائم کریں گے، زکاۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے تمام معاملات کا انجام تو بس اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔'' (سورہ حج، آیت نمبر 41)

مَسئلہ 26 نماز اور زکاۃ ادا کرنے والے ایماندار لوگوں کو ہی مساجد آباد کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

﴿ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَاَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَی الزَّکَاةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰی اُوْلٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ○ ﴾(9:18)

''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کے آباد کار تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخر کو مانیں، نماز قائم کریں، زکاۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں، انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ پر چلیں گے۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 18)

مَسئلہ 27 زکاۃ ادا کرنے والے قیامت کے دن ہر قسم کے خوف اور غم سے محفوظ ہوں گے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ وَاَقَامُوا الصَّلاَۃَ وَآتُوا الزَّکَاۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ ﴾(277:2)

''جولوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں،نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں ان کا اجر (بے شک) ان کے رب کے پاس ہے،اوران کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔'' (سورہ بقرہ،آیت نمبر 277)

مسئلہ 28 زکاۃ ادا نہ کرنا کفر وشرک کی علامت ہے۔

مسئلہ 29 زکاۃ ادا نہ کرنا ہلاکت اور بربادی کا باعث ہے۔

﴿ وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ○ لاَ یُؤْتُوْنَ الزَّکَاۃَ وَھُمْ بِالْآخِرَۃِ ھُمْ کَافِرُوْنَ ○ ﴾ (41:6-7)

''تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکاۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔'' (سورہ حم سجدہ،آیت نمبر 6تا7)

مسئلہ 30 جس مال سے زکاۃ ادا نہ کی جائے وہ مال قیامت کے دن اپنے مالک کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

﴿ لاَ یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ﴾(3:180)

''جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال ودولت دی ہے اور وہ بخیلی سے کام لیتے ہیں اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لئے بہت برا ہے،اس بخل سے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔'' (سورہ آل عمران،آیت نمبر 180)

مسئلہ 31 زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کی دولت کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس سے ان کے جسموں کو داغا جائے گا۔

﴿ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلاَ یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا

كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ ﴾(9:34-35)

''دردناک سزا کی خوشخبری سنادو ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں، اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی، اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 34 تا 35)

***

شُرُوْطِ الـــــزَّكَاةِ

زکاۃ کی شرائط

مسئلہ 32 ہر آزاد مال دار (صاحب نصاب) مسلمان (مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، عاقل ہو یا غیر عاقل) پر زکاۃ فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : اُدْعُهُمْ اِلَى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، تو فرمایا ''لوگوں کو پہلے اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اگر وہ یہ تسلیم کرلیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر یہ بھی مان لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ (زکاۃ) فرض کیا ہے جو کہ ان کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقراء کو دیا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 جس مال پر ایک قمری سال گزر چکا ہو اس پر زکاۃ ادا کرنی فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنِ اسْتَفَادَ مَالاً فَلاَ زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهٖ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحیح)

---

1. صحیح بخاری کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ و قول اللہ تعالی ﴿ واقیموا الصلاۃ ...... ﴾
2. صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 515

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ”جو مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے، اس پر زکاۃ فرض ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 صرف حلال کمائی سے دی گئی زکاۃ قابل قبول ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 118 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

آدَابُ اَخْذِ الــــزَّكَاةِ وَاِيْتَــائِهَا

زکاۃ لینے اور دینے کے آداب

مَسئلہ 35 زکاۃ کا مال لانے والے کے لئے خیر و برکت کی دعا کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلاَنٍ)) فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِیْ اَوْفٰى)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1].

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب لوگ اپنے صدقات لے کر آتے تو آپ ﷺ فرماتے ”اے اللہ! فلاں لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔“ جب میرا باپ اپنا صدقہ لے کر آیا تو فرمایا ”اے اللہ! آل ابی اوفیٰ پر رحمت نازل فرما۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 36 زکاۃ دینے والا اپنی مرضی سے زیادہ زکاۃ ادا کرے تو اس کے لئے بہت زیادہ ثواب ہے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِيُّ ﷺ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِیْ مَا لَهُ لَمْ اَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهِ اِلاَّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ اَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لاَ لَبَنَ فِيْهِ وَلاَ ظَهْرَ وَلٰكِنْ هٰذِهٖ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيْمَةٌ سَمِيْنَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا اَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ اُوْمَرْ بِهٖ وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيْبٌ فَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَاتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَاِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَاِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَاِنِّیْ فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِیَ وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِیْ عَرَضَ عَلَيَّ حَتّٰى قَدِمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِیْ رَسُوْلُكَ لِيَاخُذَ مِنِّیْ صَدَقَةَ مَالِیْ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِیْ مَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلاَ رَسُوْلُهُ قَطُّ

---

[1] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب صلاۃ الامام ودعائه لصاحب الصدقة

قَبِلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِيْ فَزَعَمَ اَنَّ مَا عَلَيَّ فِيْهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذٰلِكَ مَا لاَ لَبَنَ فِيْهِ وَلاَ ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيْمَةً لِيَاخُذَهَا فَاَبَى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خُذْهَا)) فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ الَّذِيْ عَلَيْكَ فَاِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللّٰهُ فِيْهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ)) قَالَ : فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا، قَالَ: فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِيْ مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ میں ایک آدمی کے پاس پہنچا اس نے میرے سامنے اپنا مال پیش کر دیا۔اس کا مال بس اتنا ہی تھا کہ اس شخص کو ایک سال کی اونٹنی ادا کرنا تھی۔ میں نے اسے کہا ''ایک سال کی بچی دے دو۔'' اس نے کہا ''وہ نہ دودھ دینے والی ہے اور نہ سواری کے قابل لہٰذا یہ میری اونٹنی ہے، جوان اور موٹی تازی، یہ لے لیجئے۔'' میں نے کہا ''میں تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے بغیر اسے نہیں لے سکتا، ہاں البتہ نبی اکرم ﷺ تمہارے قریب ہی (مدینہ منورہ میں) تشریف فرما ہیں اگر آپ پسند کریں، توان کی خدمت میں اپنی اونٹنی پیش کردو جو میرے سامنے پیش کی ہے اگر آپ ﷺ نے تجھ سے قبول فرمالی تو میں بھی اسے قبول کرلوں گا لیکن اگر آپ ﷺ نے قبول نہ فرمائی تو میں بھی قبول نہیں کروں گا لہٰذا وہ تیار ہو گیا اور میرے ساتھ روانہ ہوا اونٹنی بھی اپنے ہمراہ لے لی۔ ہم جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے کہا ''اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ کا تحصیلدار میرے پاس صدقہ وصول کرنے آیا اور اللہ کی قسم یہ پہلا موقعہ ہے کہ آپ ﷺ کا قاصد میرے پاس صدقہ کے لئے آیا ہے۔ میں نے اپنا مال ان صاحب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ ایک سال کی بچی دے دو حالانکہ وہ دودھ دے سکتی ہے، نہ ہی سواری کے قابل ہے (میں نے کہا) یہ اونٹنی جوان موٹی تازی ہے لے لیجئے، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔اب میں اسے (یعنی اونٹنی کو) لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ اسے لے لیجئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تم پر واجب تو اتنا ہی تھا، لیکن اگر خوشی سے نیکی کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اور ہم اس کو قبول کرلیں گے۔ اس نے کہا ''یہ اونٹنی موجود ہے اسے لے لیجئے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے اسے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 140

مسئلہ 37 تحصیل دار کو لوگوں کے گھر جا کر زکاۃ وصول کرنی چاہئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لاَ جَلَبَ وَلاَ جَنَبَ وَلاَ تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلاَّ فِيْ دُوْرِهِمْ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”زکاۃ لینے کے لئے (تحصیل دار) مویشی (اپنے ٹھکانے پر) نہ منگوائے اور نہ ہی مالک اپنے مویشی کہیں دور لے جائے بلکہ مویشیوں کی زکاۃ ان کے ٹھکانوں پر وصول کی جائے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38 زکاۃ میں اوسط درجے کا مال لینا چاہیے نہ بہت اچھا نہ بہت خراب۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ﷺ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ﷺ وَلاَ يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ وَلاَ تَيْسٌ مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ حکم لکھ کر دیا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو دیا تھا ”زکاۃ میں بوڑھا اور عیب دار اور نر نہ لیا جائے، ہاں! اگر زکاۃ لینے والا خود چاہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا ﷺ عَلَى الْيُمَنِ قَالَ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ.........وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن پر حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا ”(زکاۃ میں) لوگوں کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39 زکاۃ سے بچنے کے لئے حیلہ سازی کرنا منع ہے۔

مسئلہ 40 زکاۃ دیتے وقت اگر مال علیحدہ علیحدہ ہوں تو انہیں جمع نہ کیا جائے اگر مال مشترک ہوں تو انہیں الگ الگ نہ کیا جائے۔

---

1. صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1406
2. صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لا تؤخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار
3. صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ﷺ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلاَ يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے فرض زکاۃ کا حکم لکھ کر دیا، جو نبی اکرم ﷺ نے مقرر کی تھی، اس میں یہ بھی تھا ''زکاۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو یکجا اور یکجا مال کو زکاۃ کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مال اکٹھا کرنے کی مثال یہ ہے کہ اگر تین آدمیوں کے پاس الگ الگ چالیس چالیس بکریاں ہوں تو سب کو ایک ایک بکری زکاۃ ادا کرنی ہوگی، لیکن اگر تینوں آدمی اپنی بکریاں اکٹھی کر دیں تو صرف ایک بکری ادا کرنی پڑے گی، مال الگ الگ کرنے کی مثال یہ ہے کہ اگر دو آدمیوں کے مشترکہ مال میں دو سو چالیس بکریاں ہوں تو ان پر تین بکریاں زکاۃ ہوگی، لیکن اگر وہ اپنی اپنی ایک سو بیس بکریاں الگ کر لیں تو دونوں کو ایک ایک بکری دینی پڑے گی۔ ایسی سب صورتیں منع ہیں۔

② زکاۃ وصول کرنے والے کے لئے بھی ایسا ہی حکم ہے مثلاً اگر دو آدمیوں کے مشترکہ مال میں اسی بکریاں ہیں تو ان پر ایک بکری زکاۃ ہوگی۔ زکاۃ لینے والا اسی (80) بکریوں کو چالیس چالیس کے دو حصے شمار کر کے دو بکریاں نہیں لے سکتا۔

مَسئلہ 41 مشترک کاروبار میں حصہ داران کو اپنے اپنے حصے کی نسبت سے زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ﷺ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے زکاۃ کا حکم لکھ کر دیا، جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کی تھی۔ اس میں یہ تھا ''جو مال دو شریکوں کا ہو وہ ایک دوسرے سے برابر حساب کر لیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مثلاً ایک کاروبار میں دو آدمی برابر کے سرمایہ سے شریک ہیں تو سال کے آخر میں اس رقم کی زکاۃ ادا کرنے کے لئے دونوں شریک زکاۃ کی نصف نصف رقم ادا کریں گے۔

② کمپنیوں وغیرہ کی زکاۃ کی اصل ذمہ داری کمپنیوں پر ہے لیکن اگر کسی وجہ سے وہ ادا نہ کریں تو حصہ داران کو اپنے اپنے حصے کی نسبت سے زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

مَسئلہ 42 حسب ضرورت سال مکمل ہونے سے پہلے زکاۃ ادا کی جا سکتی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع

[2] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب ما کان من خلیطین..........

عَنْ عَلِیٍّ ﷺ اَنَّ الْعَبَّاسَ ﷺ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ تَعْجِیْلِ صَدَقَتِہٖ اَنْ تَحِلَّ فَرَخصَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ .رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ❶ (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سال گزرنے سے قبل زکاۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو رخصت دے دی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 43 زکاۃ جس جگہ وصول کی جائے وہیں تقسیم کرنا افضل ہے، لیکن ضرورت سے دوسری جگہ بھجوانی جائز ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ الْحُصَیْنِ ﷺ اسْتُعْمِلَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا رَجَعَ قِیْلَ لَہٗ اَیْنَ الْمَالُ ؟ قَالَ وَلِلْمَالِ اَرْسَلْتَنِیْ ؟ اَخَذْنَاہُ مِنْ حَیْثُ کُنَّا نَاخُذُہٗ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَوَضَعْنَاہُ حَیْثُ کُنَّا نَضَعُہٗ .رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃِ❷ (صحیح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''انہیں زکاۃ کا تحصیلدار مقرر کیا گیا، جب وہ واپس تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا ''مال کہاں ہے؟'' انہوں نے فرمایا ''کیا آپ نے مجھے مال لانے کے لئے بھیجا تھا؟ ہم وہیں سے مال لیتے ہیں جہاں سے عہد رسالت ﷺ میں لیا کرتے تھے اور وہیں بانٹ دیتے ہیں جہاں عہد رسالت ﷺ میں بانٹ دیا کرتے تھے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : زکاۃ وصول کرکے تقسیم کرنے کا علاقہ تحصیلدار کا احاطہ اقتدار (یعنی تحصیل) ہے۔

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا ﷺ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ...... فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً فِیْ اَمْوَالِھِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا (تو ارشاد فرمایا) ''لوگوں کو بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 545
❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1431
❸ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ ، باب وجوب الزکاۃ

کے فقراء کو دی جائے گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 44 زکاۃ کے مال میں خیانت یا خرد برد کرنے والا شخص قیامت کے دن اس مال کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ ((يَا اَبَا الْوَلِيْدِ اِتَّقِ اللّٰهَ لاَ تَاتِىَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهُ لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ)) قَالَ: يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ذٰلِكَ لَكَذٰلِكَ ؟ قَالَ ((اَىْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ)) قَالَ : فَوَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ اَعْمَلُ لَكَ عَلَى شَىْءٍ اَبَدًا .رَوَاهُ الطَّبْرَانِىُّ [1] (صحیح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں زکاۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا اور فرمایا ''اے ابو ولید! (مال زکاۃ کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا قیامت کے روز اس حال میں نہ آنا کہ تم (اپنے کندھوں پر) اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ جو بلبلا رہا ہو یا (اپنے کندھوں پر چوری کی ہوئی) گائے اٹھائی ہوئی ہو جو ڈکار رہی ہو یا بکری اٹھا رکھی ہو جو ممیا رہی ہو (اور مجھے سفارش کے لئے کہو)۔'' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا مال زکاۃ میں خرد برد کا یہ انجام ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یہی انجام ہوگا) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ ﷺ کے لئے کبھی بھی عامل کا کام نہیں کروں گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((قُمْ عَلَى صَدَقَةِ بَنِى فُلاَنٍ وَانْظُرْ تَاتِىَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ اَوْ كَاهِلِكَ لَهُ رُغَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِصْرِفْهَا عَنِّىْ فَصَرَفَهَا عَنْهُ .رَوَاهُ الطَّبْرَانِىُّ وَالْبَزَّارُ [2] (صحیح)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا ''جاؤ فلاں قبیلے کی زکاۃ اکٹھی کر کے لاؤ اور ہاں دیکھو! کہیں قیامت کے روز ایسی حالت میں نہ آنا کہ تمہاری گردن یا پیٹھ پر جوان اونٹ ہو جو بلبلا رہا ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش

---

[1] صحیح الترغیب والترھیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 778
[2] صحیح الترغیب والترھیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 778

کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے انہیں سبکدوش کر دیا۔ اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 45 زکاۃ وصول کرنے والے کو کسی زکاۃ دینے والے سے تحفہ نہیں لینا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الْاَسَدِ یُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا لِیْ اُهْدِیَ لِیْ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ ((مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَیَقُوْلُ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ اَفَلاَ قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لاَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِیَدِهٖ لاَ یَنَالُ اَحَدٌ مِنْکُمْ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی عُنُقِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَیْعِرُ)) ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَتَیْ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) مَرَّتَیْنِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بنو اسد (قبیلہ) کے ایک شخص ابن لتبیہ نامی کو (عامل مقرر فرمایا، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ابو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے زکاۃ وصول کرنے کے لئے (تحصیلدار) مقرر فرمایا تھا) جب وہ شخص واپس آیا تو کہنے لگا "یہ آپ ﷺ کا (یعنی بیت المال کا) حصہ ہے اور یہ میرا حصہ ہے، جو مجھے بطور تحفہ دیا گیا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا "اس تحصیلدار کا معاملہ کیسا ہے جسے میں نے زکاۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور (واپس آکر) کہتا ہے یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتا کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ تم میں سے جو شخص اس طرح سے کوئی مال لے گا (یعنی تحفہ وغیرہ کے نام پر) تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بلبلاتا ہو گا۔ گائے ہو گی تو وہ ڈکارتی ہو گی۔ بکری ہو گی تو وہ ممیاتی ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے حتی کہ ہمیں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا "یا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے

[1] صحیح مسلم کتاب الامارة باب تحریم هدایا العمال

اَلْـاَشْيَاءُ الَّتِيْ تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ

وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب ہے

(ا) اَلذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ ....سونا اور چاندی

مَسئلہ 46 سونے پر زکاۃ ہے۔

مَسئلہ 47 سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے یا 87 گرام ہے، اس سے کم پر زکاۃ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَاخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِيْنَارٍ وَمِنَ الْاَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں سے روایت ہے نبی ﷺ ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار (یعنی چالیسواں حصہ) زکاۃ لیتے تھے۔ اور ہر چالیس دینار سے ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ)۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دینار سونے کا تھا۔ اور بیس دینار کا وزن ساڑھے سات تولہ تھا۔
② زکاۃ سونا یا سونے کی قیمت دونوں صورتوں میں ادا کرنا جائز ہے۔
③ سونے کی قیمت کا اندازہ موجودہ بھاؤ کے مطابق لگا کر زکاۃ ادا کرنی چاہیے۔

مَسئلہ 48 چاندی پر زکاۃ ہے۔

مَسئلہ 49 چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے یا 612 گرام ہے۔ اس سے کم پر زکاۃ نہیں۔

مَسئلہ 50 زکاۃ کی شرح بلحاظ وزن یا بلحاظ قیمت اڑھائی فیصد ہے۔

[1] صحیح سنن ابن ماجة الجزء الاول رقم الحديث 1448

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ زَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پانچ اوقیہ کا وزن موجودہ حساب سے ساڑھے باون 52½ تولہ ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَلٰكِنْ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا))رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکاۃ سے تمہیں معاف رکھا ہے، لیکن (چاندی) سے چالیسواں حصہ ادا کرو یعنی ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : درہم چاندی کا ہوتا تھا۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشُوْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَیْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابَ ذٰلِكَ .رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❸ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''چاندی سے چالیسواں حصہ ادا کرو (یعنی) ہر چالیس (40) درہم سے ایک درہم اور جب تک دوسو درہم پورے نہ ہوں، تب تک کوئی چیز (زکاۃ) واجب نہیں جب دوسو درہم پورے ہو جائیں، تو ان سے پانچ درہم ادا کرو، اور جو دوسو درہم سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکاۃ واجب ہوگی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 نصاب سے کم سونا اور نصاب سے کم چاندی کو ملا کر زکاۃ ادا کرنا سنت

❶ صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لیس فیما دون خمس ذود صدقة
❷ صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1447
❸ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1390

سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 52 سونے اور چاندی کے زیر استعمال زیورات پر بھی زکاۃ ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا ((اَتُعْطِيْنَ زَكَاةَ هٰذَا ؟)) قَالَتْ: لاَ ، قَالَ ((اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ)) قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی،جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا ''کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟'' اس نے کہا ''نہیں!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تجھے ان کے بدلہ میں قیامت کے دن دو کنگن آگ سے پہنائے؟'' اس نے (یہ سن کر) دونوں کنگن اتار کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا ''یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دھات کے سکے یا کاغذ کی کرنسی چونکہ ہر وقت سونے یا چاندی سے تبدیل کی جا سکتی ہے۔لہٰذا رائج الوقت کرنسی کا نصاب 87 گرام سونا یا 612 گرام چاندی دونوں میں سے جس کی قیمت کم ہوگی،اس کے برابر ہوگا۔جس پر سال گزرنے کے بعد اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

(ب) اَمْوَالُ التِّجَارَةِ .... مال تجارت

مَسئلہ 53 سال کے آخر میں سارے مال تجارت (مع منافع) کی قیمت لگا کر زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَمَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاُدُمَ وَالْجِعَابَ فَمَرَّبِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ اَدِّ صَدَقَةَ مَالِكَ ، فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! اِنَّمَا هُوَ الْاُدُمُ قَالَ : قَوِّمْهُ ثُمَّ اَخْرِجْ صَدَقَتَهُ .رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ [2]

[1] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1382

[2] دار قطنی : باب تعجیل الصدقة قبل الحول الجزء الثانی رقم الصفحه 215

حضرت ابوعمرو بن حماس اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں چمڑا اور تیر کے ترکش فروخت کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا "اپنے مال کی زکاۃ ادا کرو۔" میں نے عرض کیا "اے امیر المومنین! یہ تو فقط چمڑا ہے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس کی قیمت لگاؤ اور اس کی زکاۃ ادا کرو۔" اسے شافعی، احمد، دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مال تجارت کا نصاب اور شرح نقدی ہی کا نصاب اور شرح ہے۔ یعنی حاضر وقت میں ساڑھے باون تولہ (612 گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے (87) گرام سونا میں سے جس کی قیمت کم ہوگی وہ قیمت مال تجارت کا نصاب تصور کیا جائے گا، اور شرح زکاۃ اڑھائی فیصد ہوگی۔

② دوران سال میں مال تجارت کی مقدار یا قیمت میں کمی بیشی کا لحاظ کئے بغیر زکاۃ دیتے وقت سارے مال تجارت کی مقدار اور قیمت کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

(ج) اَلزَّرْعُ وَالثِّمَارُ .... غلہ اور پھل

مَسئلہ 54 زمین کی پیداوار میں سے گندم، جو، کشمش اور کھجور پر زکاۃ ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ اِنَّمَا سَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلزَّكَاةُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةَ الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيْرَ وَالزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ .رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل چار چیزوں میں زکاۃ مقرر فرمائی ہے ① گندم ② جو ③ کشمش اور ④ کھجور۔" اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 55 زمین کی پیداوار کے لئے زکاۃ کا نصاب پانچ وسق (725 کلوگرام) ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ .رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب تک غلہ اور کھجور کی مقدار پانچ وسق (تقریباً 20 من یا 725 کلوگرام) تک نہ ہو جائے، اس پر زکاۃ نہیں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث 879

❷ صحيح سنن النسائى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث 2330

مسئلہ 56 قدرتی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار کے لئے شرح زکاۃ دسواں حصہ (عشر) ہے۔

مسئلہ 57 مصنوعی ذرائع (کنواں، ٹیوب ویل، نہر وغیرہ) سے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار کے لئے شرح زکاۃ بیسواں حصہ (نصف عشر) ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس زمین کو بارش یا چشمے پانی پلائیں یا زمین تروتازہ ہو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ زکاۃ ہے اور جس زمین کو کنویں کے ذریعے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) زکاۃ ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 58 کھجوروں اور انگوروں کی زکاۃ ادا کرنے کے لئے خرص کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ 59 کھجوروں کی زکاۃ خشک کھجوروں سے اور انگوروں کی زکاۃ خشک انگور سے ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدِّيْ زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدِّيْ زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (حسن)

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے انگور کی زکاۃ (اسی طرح) خرص کے طریقہ سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح کھجوروں کی زکاۃ خرص کے طریقہ سے ادا کی جاتی ہے۔ نیز انگور کی زکاۃ کشمش سے ادا کی جائے۔ جس طرح تر کھجوروں کی خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

1. صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب العشر فیما یسقی من مآء السمآء بالمآء الجاری
2. صحیح سنن الترمذی کتاب الزکاۃ باب ما جاء فی الخرص

وضاحت : ① کھجور یا انگور پک جائے تو کاٹنے سے پہلے وزن کا اندازہ لگانا کہ خشک ہو کر کتنا باقی رہ جائے گا خرص کہلاتا ہے۔ زکاۃ کی مقدار کا تعین خرص سے ہوگا، لیکن ادائیگی خشک پھل سے ہوگی۔

② چونکہ وسائل آمدنی یعنی زمین پر زکاۃ نہیں بلکہ وسائل آمدنی سے حاصل ہونے والی آمدنی پر زکاۃ واجب ہے، لہٰذا کارخانے یا فیکٹری کی مشینری۔ ڈیری فارم کے مویشیوں اور کرائے پر دیئے گئے مکانات وغیرہ پر زکاۃ نہیں ہوگی بلکہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی پر حسب شرائط زکاۃ واجب ہوگی۔

(۵) اَلْعَسَلُ .... شہد

مَسئلہ 60 شہد کی پیداوار سے عشر ادا کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةِ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں "آپ ﷺ نے شہد سے عشر لیا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۶) اَلرِّکَازُ وَالْمَعَادِنُ .... رکاز اور معادن

مَسئلہ 61 رکاز (دفن شدہ خزانہ) دریافت ہونے پر بیس فیصد زکاۃ ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّکَازِ الْخُمُسُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جانور سے جو زخم پہنچے اس کا کوئی بدلہ نہیں، اگر ایک شخص کنواں کھدوائے اور دوسرا اس میں گر جائے تو اس کا بھی کوئی بدلہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص اجرت پر معدن (کان) کھدوائے اور اس میں (مزدور) مارا جائے تو اس کا بھی بدلہ نہیں اور دفن شدہ خزانہ (رکاز) دریافت ہونے پر بیس فیصد زکاۃ ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رکاز کے لئے نصاب کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

---

① صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1477

② صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب فی الرکاز الخمس

مَسئلہ 62 معدن (کان) کی آمدنی پر زکاۃ ہے۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ﷺ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكَاةُ اِلَى الْيَوْمِ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1]

حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمان رضی اللہ عنہ بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ''رسول اکرم ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ (جگہ کا نام) کی کانیں جاگیر میں عطا فرمائیں۔ یہ جگہ فرع کی جانب ہے۔ ان کانوں سے آج تک سوائے زکاۃ کے کچھ نہیں لیا گیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : معادن کی آمدنی پر زکاۃ ادا کرنے کے لئے حدیث میں نصاب اور شرح کا ذکر نہیں البتہ فقہاء نے زکاۃ کے احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی شرح اڑھائی فیصد مقرر کی ہے۔

(ز) اَلْمَوَاشِیْ......مویشی

مَسئلہ 63 چار اونٹوں پر کوئی زکاۃ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَ زَوْدٍ صَدَقَةٌ .رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''پانچ سے کم (یعنی چار) اونٹوں پر زکاۃ نہیں ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 64 5 سے لے کر 24 اونٹوں تک ہر پانچ اونٹ کے بعد ایک بکری زکاۃ دینی چاہئے۔

مَسئلہ 65 25 سے لے کر 35 اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی دینی چاہئے۔

مَسئلہ 66 36 سے لے کر 45 اونٹوں تک دو برس کی اونٹنی دینی چاہئے۔

مَسئلہ 67 46 سے لے کر 60 اونٹوں تک تین برس کی اونٹنی دینی چاہئے۔

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد کتاب الاخراج باب فی اقطاع الارضین

[2] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لیس فیما دو ن خمس زود صدقۃ

مسئلہ 68 61 سے لے کر 75 اونٹوں تک چار سال کی اونٹنی دینی چاہئے۔

مسئلہ 69 76 سے لے کر 90 اونٹوں تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینی چاہئیں۔

مسئلہ 70 91 سے لے کر 120 اونٹوں تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں دینی چاہئیں۔

مسئلہ 71 120 سے زائد تعداد ہو تو ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 72 کوئی شخص نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود زکاۃ ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ﷺ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِىْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلَى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلَى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ يَعْنِى سِتًّا وَّ سَبْعِيْنَ اِلَى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدَى وَتِسْعِيْنَ اِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِىْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِىْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ وَفِى الصَّدَقَةِ الْغَنَمِ فِىْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلَى ثَلَاثَ مِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِىْ كُلِّ

مِائَةِ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کا حاکم مقرر کیا تو ان کو یہ احکامات لکھ کر دیئے (شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم فرمانے والا) یہ وہ زکاۃ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی، اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا پس اس حکم کے مطابق جس مسلمان سے زکاۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور جس سے زیادہ مانگی جائے وہ ہرگز نہ دے۔ چوبیس اونٹوں میں یا ان سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری دینی ہوگی۔ پانچ سے کم میں کچھ نہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں ساٹھ اونٹوں تک تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی۔ جب اکسٹھ اونٹ ہو جائیں پچھتر اونٹوں تک تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھہتر اونٹ ہو جائیں نوے اونٹوں تک تو ان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینا ہوں گی جب اکانوے اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس اونٹوں تک تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہوں گی۔ جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی دینا ہوگی اور جس کے پاس چار ہی (یا چار سے بھی کم) اونٹ ہوں تو ان پر زکاۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے۔ جب پانچ اونٹ ہو جائیں۔ تو ایک بکری دینا ہوگی اور جب جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو دو بکریاں دینا ہوں گی جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوں گی جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سینکڑے کے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی۔ جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکاۃ نہیں ہے مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکاۃ میں دینا ہوگا (بشرطیکہ دو سو درہم یا اس سے زیادہ چاندی ہو) لیکن اگر ایک سو نوے درہم (یا ایک سو ننانوے) برابر چاندی ہو تو زکاۃ نہ ہوگی لیکن اگر

[1] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب زکاۃ الغنم

مالک اپنی خوشی سے دینا چاہے۔(تو دے سکتا ہے)۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 73 40 سے کم بکریوں پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ 74 40 سے لے کر 120 بکریوں تک ایک بکری زکاۃ ہے۔

مسئلہ 75 121 سے لے کر 200 تک دو بکریاں زکاۃ ہے۔

مسئلہ 76 201 سے لے کر 300 تک تین بکریاں زکاۃ ہے۔

مسئلہ 77 300 سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکری پر ایک بکری زکاۃ ہے۔

مسئلہ 78 نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص زکاۃ ادا کرنا چاہے، تو کرسکتا ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 64 تا 72 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
② بکریوں اور بھیڑوں کا نصاب اور شرح زکاۃ ایک ہی ہے۔

مسئلہ 79 30 سے کم گائیوں پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ 80 30 گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ 81 40 گائیوں پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکاۃ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فِيْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''30 گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا، یا بچھڑی (جو دوسرے سال کی عمر میں ہو) چالیس گائیوں میں سے دو سال کا بچھڑا، یا بچھڑی جو تیسرے سال کی عمر میں ہو زکاۃ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 60 گائیوں پر دو بچھڑے یا دو بچھڑیاں جو دوسرے سال کی عمر میں ہوں زکاۃ ادا کرنی چاہئے۔

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 508

مسئلہ 83 60 سے زیادہ گائیوں پر ہر تیس کے اضافے پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی اور چالیس کے اضافہ پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ : بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ آخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلاَثِیْنَ بَقَرَۃً تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً .رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم دیا ''ہر تیس گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی (جو دوسرے سال کی عمر میں ہو) اور ہر چالیس پر دو سال کا بچھڑا جو تین سال کی عمر میں ہو زکاۃ میں وصول کروں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : گائیوں اور بھینسوں کا نصاب اور شرح زکاۃ ایک ہی ہے۔

مسئلہ 84 زکاۃ کا مذکورہ بالا نصاب اور شرح ان مویشیوں کے لئے ہے جو نصف سال سے زائد عرصہ قدرتی وسائل پر گزارہ کرتے رہے ہوں۔

عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فِیْ کُلِّ سَائِمَۃِ اِبِلٍ فِیْ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ .رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ[2]

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر چالیس اونٹوں میں جو جنگل میں چرنے والے ہوں دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو بطور زکاۃ ادا کی جائے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① وہ مویشی جو مستقل طور پر مالک کے خرچ پر گزارہ کرتے ہوں اور ذاتی استعمال کے لئے ہوں ان پر زکاۃ نہیں خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

② وہ مویشی جو مالک کے خرچ پر گزارہ کرتے ہوں، لیکن تجارت کی غرض سے پالے گئے ہوں، ان کی آمدنی پر زکاۃ واجب ہوگی۔

❋❋❋

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 509

[2] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1393

اَلْـاَشْيَاءُ الَّتِيْ لاَ تَجِبُ عَلَيْهَا الزَّكَاةُ

وہ اشیاء جن پر زکاۃ واجب نہیں

مسئلہ 85 ذاتی استعمال کی اشیاء پر زکاۃ نہیں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهِ وَغُلاَمِهِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکاۃ نہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ذاتی مکان یا ذاتی مکان کی تعمیر کے لئے پلاٹ نیز ذاتی استعمال کی اشیاء مثلاً کار، فرنیچر، فرج، حفاظتی ہتھیار یا مویشی خواہ کتنی ہی قیمت کے ہوں ان پر زکاۃ نہیں۔

مسئلہ 86 کھیتی باڑی کرنے والے مویشیوں میں زکاۃ نہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❷ (حسن)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کام کرنے والے مویشیوں میں کوئی زکاۃ نہیں۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کھیتی باڑی کی آمدنی پر حسب دستور زکاۃ ہوگی۔

مسئلہ 87 سبزی پر زکاۃ نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلاَ فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلاَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلاَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلاَ فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ

---

❶ صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب لیس علی المسلم فی فرسہ صدقۃ

❷ صحیح ابن خزیمۃ للدکتور مصطفی الاعظمی الجزء الرابع رقم الحدیث 292

الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ①

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سبزیوں میں زکاۃ نہیں، نہ ہی عاریت کے درختوں میں، نہ پانچ وسق (725 کلوگرام) سے کم (غلہ) میں زکاۃ ہے، نہ کام کرنے والے جانوروں میں اور نہ ہی جبہہ میں زکاۃ ہے، صقر راوی کہتے ہیں، جبہہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔'' اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے

وضاحت : عاریت کے درخت سے مراد وہ پھل دار درخت ہیں جو کوئی غنی آدمی کسی غریب آدمی کو عارضی طور پر فائدہ حاصل کرنے کے لئے دے دے۔

***

① دارقطنی الجزء الثانی رقم الصفحہ 95

مَصَارِفُ الـــــزَّكَاةِ

زکاۃ کے مصارف

مَسئله 88 زکاۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلاً قَالَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلاَ غَيْرِهِ فِيْ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّاُهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1]

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیعت کی حضرت زیاد طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ''مجھے صدقہ سے کچھ دیجئے۔'' نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا ''زکاۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہ تو کسی نبی کے حکم پر راضی ہوا۔ اور نہ ہی کسی غیر کے حکم پر، یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے زکاۃ میں حکم فرمایا اور زکاۃ کے آٹھ مصرف بیان کئے پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو تیرا حق دوں گا۔'' (ورنہ نہیں) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 89 عاملین زکاۃ (زکاۃ وصول کرنے والے لوگ) زکاۃ سے معاوضہ لے سکتے ہیں خواہ غنی ہی ہوں۔

عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ ﷺ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَّالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

[1] صحیح سنن ابی داؤد کتاب الزکاة باب من یعطی من الصدقة ؟ وحد الغنی
[2] صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1449

ابن ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زکاۃ لینے پر عامل مقرر کیا۔ جب میں فارغ ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک زکاۃ پہنچائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے کام کا معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ میں نے کہا ”میں نے تو یہ کام فی سبیل اللہ کیا ہے اور میرا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ انہوں نے کہا ”جو تو دیا جائے اسے لے لے۔ میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں یہی کام کیا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے معاوضہ ادا کیا تو میں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا ہے مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی چیز بن مانگے دیئے جاؤ تو اسے کھاؤ اور صدقہ بھی کرو۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 90 فقراء اور مساکین زکاۃ کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا ؓ اِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ واللفظ لِلْبُخَارِيِّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ساری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زکاۃ فرض کی ہے جو دولت مندوں سے لے کر فقراء کو دی جائے گی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

وضاحت : زکاۃ کے مستحق مسکین اور فقیر کی تعریف کے لئے مسئلہ نمبر 139 ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 91 مصیبت زدہ، مقروض اور ضمانت بھرنے والوں کی مدد کے لئے زکاۃ دینا جائز ہے۔

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ ؓ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ

[1] صحیح بخاری کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ

اَصَابَتْ فُلاَنًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَاكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ضامن بنا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہمارے پاس ٹھہر، یہاں تک کہ صدقہ آئے، ہم اس میں سے تم کو دلوا دیں گے، پھر فرمایا ''اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! مانگنا حلال نہیں ہے، مگر تین آدمیوں کو۔ایک وہ جس نے ضمانت اٹھائی۔پس اس کے لئے سوال کرنا درست ہے، یہاں تک کہ ضمانت ادا ہو جائے پھر وہ سوال کرنے سے رک جائے، دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی آفت پہنچی اور اس کا مال و اسباب ہلاک ہو گیا، تو اس کے لئے سوال کرنا درست ہے، یہاں تک کہ اسے اتنا مل جائے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا جو اس کی حاجت مندی کو دور کر دے اور تیسرا وہ شخص کہ اس کو سخت فاقہ پہنچے، یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین معقول آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو سخت فاقہ پہنچا ہے، پس اس کے لئے مانگنا درست ہے، یہاں تک کہ اسے تنا مل جائے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا حاجت مندی کو دور کرے اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! ان تین صورتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ)) فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ ، فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ ((خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَ لَيْسَ لَكُمْ اِلاَّ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو ان پھلوں میں نقصان پہنچا جو اس نے خریدے تھے۔پس وہ بہت زیادہ مقروض ہو گیا۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے صدقہ دو۔لوگوں نے اسے صدقہ دیا، لیکن صدقہ سے اس کا قرض پورا نہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو ملتا ہے لے لو، اس کے سوا تمہارے لئے کچھ نہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

1. صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ ، باب من تحلہ لہ المسئلۃ
2. صحیح مسلم ، کتاب المساقاۃ ، باب استحباب الوضع من الدین

مَسْئله 92 نومسلموں یا اسلام کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھنے والے غیر مسلموں کو تالیف قلب کے لئے زکاۃ دینا جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : بَعَثَ عَلِیٌّ ﷺ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِیْ تُرْبَتِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرِ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیُّ وَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِیُّ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِیْ كِلَابٍ وَ زَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِیُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِیْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا : اَ تُعْطِیْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَ تَدَعُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِکَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ)) اَلْحَدِيْث . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا (یعنی کان سے نکلا ہوا) نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا (1) اقرع بن حابس حنظلی (2) عیینہ بن بدر فزاری (3) علقمہ بن علاثہ عامری (4) ایک آدمی بنی کلاب سے زید خیر الطائی یا پھر بنی نبہان سے، اس پر قریش بہت غضبناک ہوئے اور کہنے لگے ''آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔'' اس پر رسول ﷺ نے فرمایا ''میں ان کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مَسْئله 93 غلاموں کی آزادی یا قیدیوں کی رہائی کے لئے زکاۃ صرف کرنا جائز ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ يُقَرِّبُنِیْ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُبْعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ ، فَقَالَ لَهٗ ((اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَ فُکَّ الرَّقَبَةَ)) فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَوَلَيْسَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ ((لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَ فُکُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ بِثَمَنِهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ [2] (حسن)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا ''مجھے ایسا عمل بتایئے جو

[1] صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ، باب اعطاء المؤلفة

[2] نیل الاوطار ، کتاب الزکاۃ ، باب قوله تعالى ﴿ و فی الرکاب﴾

مجھے جنت سے قریب کردے اور دوزخ سے دور ہٹادے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جان کو آزاد کرا اور غلام کو نجات دلا۔'' اس نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں، جان آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا آزاد کرے غلام کو نجات دلانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں مدد کرے۔'' اسے احمد اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو زکاۃ دینا جائز ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَاهَا الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [1] (صحیح)

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''غنی آدمی کے لئے زکاۃ حلال نہیں مگر پانچ صورتوں میں ① اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے ② عامل زکاۃ کے لئے ③ تاوان بھرنے والے کے لئے ④ اس غنی آدمی کے لئے جو اپنے مال سے کسی غریب کو زکاۃ میں دی گئی کوئی چیز خریدنا چاہے ⑤ اس غنی آدمی کے لئے جس کا ہمسایہ محتاج تھا کسی نے اس مسکین کو زکاۃ میں کوئی چیز دی اور اس مسکین نے غنی (ہمسائے) کو ہدیہ کے طور پر دے دی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① جہاد فی سبیل اللہ میں میدان جنگ کی لڑائی کے علاوہ حج اور عمرہ بھی شامل ہیں۔

② بعض علماء کے نزدیک دین کی سربلندی، دین کی تیاری اور اشاعت کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیر ان کی دیکھ بھال دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

③ جہاد فی سبیل اللہ کی مد میں جمع شدہ رقوم پر زکاۃ نہیں ہے۔

④ حدیث شریف کے چوتھے نمبر میں صرف اس شبہ کو دور کیا گیا ہے کہ غریب آدمی کو زکاۃ میں دی گئی کوئی چیز غنی (اس غریب آدمی کو زکاۃ دینے والے کے علاوہ) خریدنا چاہے تو خرید سکتا ہے اور پانچویں نمبر میں اس شبہ کو دور کیا گیا ہے کہ کوئی غنی آدمی کسی غریب آدمی کو زکاۃ میں دی گئی چیز کا (غریب آدمی کی طرف سے) ہدیہ قبول کر سکتا ہے۔ ورنہ زکاۃ کے اصل حقدار پہلے تین آدمی ہی ہیں خواہ وہ غنی ہی ہوں

مسئلہ 95 دوران سفر میں ضرورت پڑنے پر مسافر کو زکاۃ دینی جائز ہے، خواہ اپنے گھر میں غنی ہو۔

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1440

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةِ لِغَنِيٍّ اِلاَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنِ السَّبِیْلِ اَوْ جَارٍ فَقِیْرٍ یُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ فَیُهْدِیَ لَکَ اَوْ یَدْعُوْکَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (حسن)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’صدقہ آدمی کے لئے حلال نہیں مگر اس آدمی کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا ہوا ہو یا مسافر کے لئے یا جو پڑوسی فقیر پر صدقہ کیا گیا اور اس نے کسی غنی آدمی کو (ہدیہ کے طور پر دے دیا) یا اس کی دعوت کی یعنی (غنی کو فقیر کا ہدیہ یا دعوت قبول کرنا جائز ہے خواہ وہ ہدیہ اور دعوت زکاۃ کے مال سے کی گئی ہو۔)‘‘ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 96 زکاۃ صرف مسلمانوں کو دینی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاذًا ﷺ قَالَ : بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِیْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَ کَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا ’’تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انہیں توحید و رسالت کی دعوت دو، اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن رات میں پنجگانہ نماز فرض کی ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکاۃ فرض کی ہے جو کہ تمہارے مال داروں سے لی جائے گی اور تمہارے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو خبردار ان کے نفیس مال نہ لینا، اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا ہے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

❶ نیل الاوطار ، کتاب الزکاۃ ، باب الصرف فی سبیل اللہ و ابن السبیل
❷ کتاب الایمان ، باب دعاء الی الشہادتین و شرائع الاسلام

مسئلہ 97 زکاۃ کوتمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَاءَ هُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلَكْتُ ، قَالَ ((مَالَكَ ؟)) قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَأَتِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ : لاَ ، فَقَالَ ((هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ ، قَالَ ((أَيْنَ السَّائِلُ ؟)) فَقَالَ : اَنَا ، قَالَ ((خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : أَ عَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ ((اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آیا اور کہنے لگا ''یارسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا ''میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ''کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں۔'' نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا ''کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''نہیں۔'' نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا ''کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''نہیں۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اچھا بیٹھ جاؤ۔'' نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے، ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں (زکاۃ) کی کھجوروں کا ایک عرق لایا گیا، عرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔'' اس نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟ واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

❶ صحیح بخاری ، کتاب الصوم ، باب اذا جامع فی رمضان..........

مَــنْ لَّا تَحِــلُّ لَــهُ الــزَّكَاةُ

زکاۃ کے غیر مستحق لوگ

مَسئلہ 98 نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل کے لئے زکاۃ حلال نہیں۔

مَسئلہ 99 رسول اللہ ﷺ اور آل رسول ﷺ مال زکاۃ سے بالاتر ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ ، قَالَ ((لَوْ لاَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو راستے میں ایک کھجور (گری ہوئی) نظر آئی تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ''اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی ہوگی تو میں اسے کھا لیتا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((كِخْ كِخْ)) لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ ((اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لاَ نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی ؓ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دور کر، دور کر، اسے پھینک دے۔'' پھر فرمایا ''کیا تو جانتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَ اِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَ لاَ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

❶ صحيح مسلم، كتاب الزكاة ، باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ

❷ صحيح بخارى ، كتاب الزكاة ، باب ما يذكر فى الصدقة النبى ﷺ

❸ صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ

عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صدقات لوگوں کی میل ہیں اور بے شک یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

وضاحت : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، آل علی رضی اللہ عنہ آل عقیل رضی اللہ عنہ ، آل جعفر رضی اللہ عنہ آل عباس رضی اللہ عنہ اور آل حارث رضی اللہ عنہ سب شامل ہیں۔

مَسئلہ 100 غیر مسلم کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ...... ((فَأَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً فِیْ اَمْوَالِھِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا (تو فرمایا) ''لوگوں کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے مالوں میں صدقہ فرض کیا ہے جو مسلمانوں کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقیروں کو دیا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 101 غنی اور تندرست آدمی کے لئے زکاۃ جائز نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَ لاَ لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زکاۃ غنی اور تندرست آدمی کے لئے حلال نہیں ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 102 والدین کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِیْ مَالاً وَ وَلَدًا وَ اِنَّ وَالِدِیْ یَحْتَاجُ مَالِیْ قَالَ ((أَنْتَ وَ مَالُکَ لِوَالِدِکَ اِنَّ اَوْلاَدَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلاَدِکُمْ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ ❸ (صحیح)

❶ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ

❷ صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 528

❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ل رقم الحدیث 3051

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ ''میں صاحب مال ہوں اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔'' نیز فرمایا ''اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی ہے اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

مسئلہ 103 اولاد کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 104 بیوی کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَمَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدِیْ دِیْنَارٌ فَقَالَ ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی نَفْسِکَ)) قَالَ : عِنْدِیْ آخَرُ ، قَالَ ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی وَلَدِکَ)) قَالَ : عِنْدِیْ آخَرُ ، قَالَ ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی زَوْجَتِکَ)) اَوْ قَالَ : زَوْجِکَ ، قَالَ : عِنْدِیْ آخَرُ ، قَالَ ((تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی خَادِمِکَ)) قَالَ : عِنْدِیْ آخَرُ ، قَالَ ((اَنْتَ اَبْصَرُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنِّسَائِیُّ [1] **(حسن)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ ''میرے پاس ایک دینار ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔'' کہنے لگا ''میرے پاس ایک اور ہے۔'' فرمایا ''اپنے بیٹے پر خرچ کر۔'' کہنے لگا ''میرے پاس ایک اور ہے۔'' فرمایا ''اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔'' کہنے لگا ''میرے پاس ایک اور ہے۔'' فرمایا ''اپنے خادم پر خرچ کر۔'' کہنے لگا ''میرے پاس ایک اور ہے۔'' فرمایا ''اب تو زیادہ جانتا ہے۔(جہاں چاہے خرچ کر)'' اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: جن قرابت داروں کا نفقہ آدمی کے ذمہ واجب ہے۔ان کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے۔مثلاً ماں باپ، دادا، پڑدادا، بیٹا، پوتا، پڑپوتا وغیرہ اور بیوی۔

***

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1483

ذَمُّ الْمَسْئَلَةِ
سوال کرنے کی مذمت

مسئلہ 105 بے جا سوال کرنے سے بچنا چاہئے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَزَامٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَ اَبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ’’اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے، پہلے اپنے بال بچوں عزیزوں کو دو اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پرواہی کی دعا کرے، اللہ تعالیٰ اسے بے پرواہ کردے گا۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَاَنْ يَاخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر (جنگل جائے) اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے پھر اسے بیچے اور اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کی آبرو رکھے، (ایسا کرنا) بہت بہتر ہے سوال کرنے سے (کیا معلوم) لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

1. صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى
2. صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل و عمله بيده

مسئلہ 106 بے جا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 91 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 107 مال جمع کرنے کے لئے مانگنا آگ کے انگارے جمع کرنا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو آدمی لوگوں سے ان کے اموال اس لئے مانگتا ہے کہ اپنا مال بڑھائے پس وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے اب چاہے تو کم مانگے چاہے تو زیادہ مانگے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 108 بے جا سوال کرنے والے کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ پر زخم کی مانند نظر آئے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَ لَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ فِيْ وَجْهِهِ)) فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَ مَا الْغِنٰى ؟ قَالَ ((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جس نے امیری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے منہ پر چھلے ہوئے زخم کا نشان بنا ہوگا۔'' آپ سے کہا گیا کہ ''کتنی چیز غنی کرتی ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا۔'' اسے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پچاس درہم قریباً 17 تولہ چاندی کے برابر ہوتے ہیں۔

❁❁❁

❶ صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب من تحل له المسئلة

❷ صحيح سنن ابى داؤد ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1432

صَــدَقَــةُ الْفِــطْرِ

صدقۂ فطر کے مسائل

مَسئله 109 صدقۂ فطر فرض ہے۔

مَسئله 110 صدقہ فطر کا مقصد روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خود کو پاک کرنا ہے۔

مَسئله 111 صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے ورنہ عام صدقہ شمار ہوگا۔

مَسئله 112 صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکاۃ کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَ طُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ ،فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ ، وَ مَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلاَةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر، روزے دار کو بیہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔" اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 113 صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع ہے، جو پونے تین سیر یا ڈھائی کلو گرام کے برابر ہے۔

مَسئله 114 صدقۂ فطر ہر مسلمان غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، روزہ

---

[1] صحيح سنن ابن ماجه ، للالباني ،الجزء الاوال ، رقم الحديث 1480

دار ہو یا غیر روزہ دار، صاحب نصاب ہو یا نہ ہو، سب پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو، غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میسر نہ ہو وہ صدقہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ 115 صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے۔

مسئلہ 116 گیہوں، چاول، جَو، کھجور، منقہ یا پنیر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو، وہی دینی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ﷺ يَقُوْلُ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقہ دیا کرتے تھے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ 118 صدقہ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد بیوی، بچوں اور ملازموں کی طرف سے ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ ﷺ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِيَ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى اِنْ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر

❷ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحدیث 572

كَانَ يُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا لِلَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقۂ فطر دیتے تھے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے اور عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الزکاۃ ، باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک

صَدَقَـــةِ التَّطَـــوُّعِ

نفلی صدقہ

مَسئلہ 119 حرام مال سے دی گئی زکاۃ یا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لاَ يَقْبَلُ صَلاَةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَ لاَ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ[1] (صحيح)

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 120 حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر دیا گیا صدقہ بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

مَسئلہ 121 حلال کمائی سے کئے گئے معمولی صدقہ کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلاَّ الطَّيِّبَ وَ اِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو کوئی ایک کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی سے ہی صدقہ قبول کرتا ہے۔ (حلال کمائی سے کیا گیا صدقہ) اللہ تعالیٰ دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کے مالک کے لئے اسے پالتا (بڑھاتا) رہتا ہے

[1] صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 2364

[2] صحيح بخارى ، كتاب الزكاة ، باب الصدقة من كسب طيب

،جس طرح کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 122 صدقہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم کا باعث بنتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلاَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلاَنٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَ هُ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهُ: یَا عَبْدَاللّٰهِ ! مَا اسْمُکَ ؟ قَالَ : فُلاَنٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ ، فَقَالَ لَهُ : یَا عَبْدَاللّٰهِ ! لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنْ اِسْمِیْ ؟ فَقَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهُ یَقُوْلُ اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلاَنٍ لِاِسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا، قَالَ : اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَ آکُلُ اَنَا وَ عِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا''ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا اس نے بادل سے آواز سنی (کسی نے آواز دی) کہ فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلاؤ چنانچہ بادل ایک طرف چلا اور اپنا پانی ایک سنگلاخ زمین پر انڈیل دیا اچانک نالیوں میں سے ایک نالے نے سارا پانی جمع کر لیا وہ آدمی پانی کے پیچھے چلا۔ دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہے اور اپنے بیلچے سے پانی ادھر اُدھر تقسیم کر رہا ہے۔ اس آدمی نے کہا''اللہ کے بندے تمہارا کیا نام ہے؟'' اس نے کہا''فلاں۔'' وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ''اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟'' اس نے کہا''کہ میں نے اس بادل سے، جس کا یہ پانی ہے آواز سنی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی پلا اور تیرا نام لیا (میں جاننا چاہتا ہوں) تو اپنے باغ میں کیا کرتا ہے؟'' اس نے کہا ''جب تو نے پوچھا ہے تو میں بتا دیتا ہوں، کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے، اس کا تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی سے میں اور میرا عیال کھاتا ہے اور ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

---

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 354

مسئلہ 123 صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو دور کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَ فِعْلُ الْمَعْرُوْفِ یَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے نیک عمل آدمی کو برائی کے گڑھے میں گرنے سے بچاتی ہے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 124 قیامت کے دن مومن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَدَقَتُهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحیح)

حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ''قیامت کے روز صدقہ ایماندار کے لئے سایہ ہوگا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 125 معمولی چیز کا صدقہ بھی آگ سے بچا سکتا ہے۔

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 126 افضل ترین صدقہ پانی پلانا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ

---

❶ صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث، رقم الحدیث 3654

❷ مشکوۃ المصابیح ، کتاب الزکاۃ ، باب فضل الصدقۃ ، الفصل الثالث.

❸ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب اتقوا النار و لو بشق تمرۃ

اَفْضَلُ ؟ قَالَ ((اَلْمَاءُ)) قَالَ :فَحَفَرَ بِئْرًا ، وَ قَالَ : هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❶ (حسن)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا''اے اللہ کے رسول ﷺ! سعد کی ماں فوت ہوگئی پس کون سا صدقہ افضل ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا''پانی پلانا۔''انہوں نے ایک کنواں کھودااور کہا کہ''یہ سعد کی ماں کے(ثواب کے) لئے ہے۔''اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 127 صدقہ کے لئے سفارش کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ اَوْ طُلِبَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ ((اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَ يَقْضِی اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ مَا شَاءَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا کوئی آدمی اپنی حاجت بیان کرتا تو آپ ﷺ (لوگوں سے) فرماتے''تم سفارش کرو تمہیں بھی ثواب ملے گا،اوراللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا دلائے گا۔''اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 128 صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَ مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَ مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے اللہ عزت بڑھاتا ہےاور عاجزی اختیار کرنے پر اللہ بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔''اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 129 تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینا افضل ہے۔

مسئلہ 130 صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہئے۔

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1474
❷ صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب التحریض علی الصدقۃ و الشفاعۃ فیھا
❸ مشکوۃ المصابیح ، کتاب الزکاۃ ، باب فضل الصدقۃ ، الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا ؟ قَالَ ((اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَ تَاْمُلُ الْغِنٰی وَ لاَ تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلاَنٍ کَذَا وَ لِفُلاَنٍ کَذَا وَ قَدْ کَانَ لِفُلاَنٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ ! کون سا صدقہ اجر میں افضل ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ صدقہ جو تو تندرستی کی حالت میں کرے، تجھے غربت کا خوف بھی ہو اور دولت کی خواہش بھی اور (یاد رکھو) صدقہ کرنے میں دیر نہ کرنا کہیں جان حلق میں آ جائے اور پھر تو کہے کہ فلاں کے لئے اتنا صدقہ اور فلاں کے لئے اتنا صدقہ حالانکہ اس وقت تو تیرا مال غیروں کا ہو ہی چکا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 131 مسلمان کے باغ یا کھیت سے جانور جو کھا جائیں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْهُ طَیْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِیْمَةٌ اِلاَّ کَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی مسلمان نہیں جو درخت لگائے یا کھیتی سینچے، پھر اس سے انسان یا پرندے یا چار پائے کھائیں مگر وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔'' اسے بخاری مسلم نے روایت کیا ہے اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔

مسئلہ 132 عورت اپنے گھر کے خرچہ سے صدقہ دے سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِهَا غَیْرَ مُفْسِدَةٍ کَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَ لِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا کَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لاَ یَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب فضل الصدقۃ الشحیح الصحیح
[2] مشکوۃ المصابیح ، کتاب الزکاۃ ، باب فضل الصدقۃ ، الفصل الاول
[3] صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب من امر خادمہ بالصدقۃ و لم یناول بنفسہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب عورت گھر کے کھانے سے صدقہ دے بشرطیکہ (شوہر کے ساتھ) بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے خاوند کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی، اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 133 صدقہ دے کر واپس لینا جائز نہیں اور خریدنا نامناسب ہے۔

عَنْ عَمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِىْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((لَا تَشْتَرِیْ وَ لَا تَعُدْ فِىْ صَدَقَتِكَ وَ اِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِىْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِىْ قَيْئِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے اللہ کی راہ میں دیا۔ جس کو دیا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (پوری خدمت نہ کی) تو میں نے اس کو خریدنا چاہا اور خیال کیا کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا ''اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو، خواہ وہ تم کو ایک درہم میں دے، کیوں کہ صدقہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے، جیسا قے کر کے چاٹنے والا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 134 میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ اُمِّىْ تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ : فَاِنَّ لِىْ مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ اَنِّىْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہوگا؟'' آپ نے فرمایا ''ہاں۔'' اس نے کہا ''میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کر

[1] صحیح بخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب ھل یشتری الرجل صدقتہ

[2] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 538

دیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 135 فقیر آدمی، غنی یا آل ہاشم کے کسی فرد کو صدقہ کے مال سے ہدیہ دے سکتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِلَحْمٍ قَالَ ((مَا هٰذَا؟)) قَالُوْا : شَیْءٌ تُصِدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ ، فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِیَّةٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[1] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا آپ نے پوچھا ''یہ گوشت کیسا ہے؟'' کہا گیا کہ ''بریرہ (آزاد کردہ لونڈی) پر کسی نے صدقہ کیا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 136 احسان جتلانے سے صدقہ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَثَةٌ لاَ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَ لاَ یُزَکِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَ الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ① دے کر احسان جتانے والا ② تہ بند لٹکانے والا ③ اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137 ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ نَبِیُّکُمْ ﷺ ((کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1457

[2] صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2404

[3] صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ ، باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف

مَسَـــائِلٌ مُتَفَرِّقَـــةٌ
متفرق مسائل

مَسئلہ 138 حکومت زکاۃ لے لےتو آدمی فرض سے بری الذمہ ہوجاتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ اَنَّہُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ : اِذَا أَدَّیْتُ الزَّکَاۃَ اِلٰی رَسُوْلِکَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْھَا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((نَعَمْ اِذَا اَدَّیْتَھَا اِلٰی رَسُوْلِیْ فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْھَا فَلَکَ اَجْرُھَا وَ اِثْمُھَا عَلٰی مَنْ بَدَّلَھَا)) رَوَاہُ اَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ''جب میں زکاۃ آپ کے قاصد کو دے دوں تو کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بری الذمہ ہوگیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں جب تو نے مجھے ادا کر دیا، تو تُو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بری الذمہ ہوگیا، تجھے اس کا اجر ملے گا اور جو اس میں ناجائز تصرف کرے گا اس کا گناہ اسی پر ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 139 بیوی کا اپنے ذاتی مال سے غریب خاوند کو زکاۃ دینا نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے۔

عَنْ زَیْنَبَ امْرَأَۃِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ : کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ)) وَ کَانَتْ زَیْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ وَ اَیْتَامٍ فِیْ حَجْرِھَا قَالَ : فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰہِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَیَجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْکَ وَ عَلٰی أَیْتَامٍ فِیْ حَجْرِیْ مِنَ الصَّدَقَۃِ ، فَقَالَ سَلِیْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَۃً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَی الْبَابِ حَاجَتُھَا مِثْلَ حَاجَتِیْ فَمَرَّ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا : سَلِ

---

[1] نیل الاوطار ، کتاب الزکاۃ ، باب براۃ رب المال بالدفع الی السلطان

النَّبِيَّ ﷺ أَيَجْزِئُ عَنِّي اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى زَوْجِي وَ اِيتَامٍ لِيْ فِيْ حَجْرِيْ وَ قُلْنَا لاَ تُخْبِرْبِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ((مَنْ هُمَا؟)) قَالَ : زَيْنَبُ ، قَالَ ((اَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ ((نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ اَجْرُ الصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔آپ نے فرمایا''صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیوروں سے ہو۔''اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اور کچھ یتیموں پر جوان کی پرورش میں تھے خرچ کیا کرتی تھیں۔انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا''نبی اکرم ﷺ سے پوچھو''اگر میں اپنا صدقہ اپنے خاوند اور چند یتیم بچوں کو جو میری پرورش میں ہیں، دے دوں تو کیا درست ہے؟''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا''تم خود ہی جا کر نبی ﷺ سے دریافت کرلو۔'' آخر حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آئیں۔وہاں ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا۔وہ بھی میرے جیسا مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے سے نکلے،ہم نے ان سے کہا ''نبی اکرم ﷺ سے پوچھو''اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں زکاۃ دوں تو کیا درست ہے؟''ہم نے کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ''دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں''۔آپ ﷺ نے فرمایا''کون سی عورتیں؟''حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا''زینب نامی۔''آپ ﷺ نے فرمایا''کون سی زینب؟''حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔''آپ ﷺ نے فرمایا''بے شک درست ہے اور ان کو دوگنا ثواب ملے گا ایک تو قرابت داری کا اجر اور دوسرا زکاۃ کا اجر۔''اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 اپنے عزیز واقارب اور رشتہ داروں کو زکاۃ دینا افضل ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا''مسکین کو زکاۃ دینا اکہرا ثواب ہے اور رشتہ دار کو زکاۃ دینا دوہرا ثواب ہے،ایک زکاۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔''اسے ترمذی،نسائی اور ابن

[1] صحيح بخاری ، كتاب الزكاة ، باب الزكاة على الزوج والايتام فى الحجر
[2] صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2420

ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 غلطی سے زکاۃ صدقہ غیر مستحق یا فاسق آدمی کو دے دیا جائے تب بھی اس کا پورا ثواب مل جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ ((رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَأَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ ، قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاُتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَأَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ ، قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاُتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ وَ عَلٰی غَنِیٍّ وَعَلٰی سَارِقٍ فَأُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَ لَعَلَّ الْغَنِیُّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَ لَعَلَّ السَّارِقُ یَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی نے کہا ”میں آج کی رات صدقہ دوں گا۔“ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے کہا ”اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے میرا صدقہ زانیہ کو مل گیا۔ اس نے کہا ”کہ میں آج رات پھر صدقہ کروں گا۔“ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مال دار کو دے دیا۔ لوگوں نے باتیں کیں کہ آج کوئی مال دار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا ”اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے میرا صدقہ مال دار کے ہاتھ لگ گیا ہے، میں آج پھر صدقہ دوں گا۔“ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ”رات کسی نے چور کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا۔“ اس نے کہا کہ ”اے اللہ! تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ میرا صدقہ زانیہ، غنی اور چور کے ہاتھ لگ گیا۔“ پس اسے (خواب میں) کہا گیا ”تیرے سب صدقے قبول ہو گئے، زانیہ کو اس لئے کہ شاید وہ زنا سے بچ جائے، غنی کو اس لئے کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو اور چور کو اس لئے کہ شاید وہ چوری سے باز آ جائے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الزکاۃ ، باب ثبوت اجر المتصدق و ان وقعت الصدقة فی ید فاسق

وضاحت : عزیز و اقارب اور رشتہ داروں میں سے والدین اور اولاد مستثنیٰ ہے۔انہیں زکاۃ نہیں دی جا سکتی۔ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر102-103

مَسئلہ 142 زکاۃ کے مستحق مسکین کی تعریف۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَ لاَ يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَ لاَ يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا''مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے پاس گھومتا رہتا ہے، ایک لقمہ یا دو لقمہ ایک کھجور یا دو کھجور کی خواہش اسے در بدر لئے پھرتی ہے بلکہ (درحقیقت مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی جو اسے مانگنے سے) بے پرواہ کردے نہ ہی کوئی اس کا حال جانتا ہے کہ اسے صدقہ دے۔نہ ہی وہ کسی سے سوال کرنے کو نکلتا ہے۔''اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 143 دوسروں سے سوال نہ کرنے والے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَكْفُلُ لِیْ اَنْ لاَ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ)) فَقَالَ : ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لاَ يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ[2] (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا''جو شخص میرے ساتھ عہد کرے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا''میں عہد کرتا ہوں۔''چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 144 آل ہاشم کے کسی فرد یا ان کے کسی غلام کو زکاۃ وصول کرنے پر عامل مقرر نہیں کرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلاً عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِیْ فَاِنَّكَ تُصِيْبُ مِنْهَا قَالَ : حَتّٰى اٰتِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْأَلَهُ فَاَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ

[1] صحیح بخاری ، باب قول اللہ عزوجل ﴿ لا یسئلون الناس الحافا ﴾
[2] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1446

((مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ❶ (صحیح)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم میں سے ایک شخص کو زکاۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔اس آدمی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہا''تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تم کو بھی زکاۃ میں سے کچھ مل جائے۔'' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا''اچھا پہلے میں دریافت کرلوں۔'' پھر حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے غلام) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا''قوم کا غلام بھی انہیں میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مَسئله 145 مقروض مال دار پر زکاۃ واجب نہیں۔

عَنْ يَزِيْدِ بْنَ خُصَيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ مِثْلُهُ أَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : لاَ . رَوَاهُ مَالِكٌ❷

حضرت یزید بن خصیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ''ایک آدمی مال دار ہے،اور اس پر قرض بھی ہے کیا اس پر زکاۃ ہے؟'' انہوں نے کہا''نہیں۔'' اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 146 مال ضمار (جس مال کے واپس ملنے کی امید نہ ہو) کی زکاۃ کا حکم۔

عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِیْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَتَبَ فِیْ مَالٍ قَبَضَهُ بَعْضُ الْوُلاَةِ ظُلْمًا يَأْمُرُ بِرَدِّهٖ اِلٰی اَهْلِهٖ وَ يُؤْخَذُ زَكَاتُهُ لِمَا مَضٰی مِنَ السِّنِيْنَ ثُمَّ عَقَبَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِكِتَابٍ اَنْ لاَ يُؤْخَذَ مِنْهُ اِلاَّ زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ فَاِنَّهُ كَانَ ضِمَارٌ . رَوَاهُ مَالِكٌ❸

حضرت ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک مال کے سلسلہ میں جسے بعض حاکموں نے ظلم سے چھین لیا تھا،لکھا کہ''مالک کو اس کا مال واپس کریں اور اس میں

❶ صحیح سنن ابی داؤد ،للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 1452
❷ مؤطا امام مالک، کتاب الزکاۃ ، باب الزکاۃ فی الدین
❸ مؤطا امام مالک، کتاب الزکاۃ ، باب الزکاۃ فی الدین

سے گزرے ہوئے سالوں کی زکاۃ وصول کرلیں۔اس کے بعد پھر خط لکھا کہ اس مال سے گزشتہ تمام سالوں کی زکاۃ نہ لی جائے بلکہ صرف ایک دفعہ زکاۃ لے لی جائے، کیوں کہ وہ مال ضمار تھا۔اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس مال کے واپس ملنے کا یقین ہو(مثلاً قرض یا پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ)اس پر سال بہ سال زکاۃ ادا کرنا واجب ہے۔لیکن جس مال کے واپس ملنے کی امید نہ ہو جب مل جائے تو گزشتہ تمام سالوں کی زکاۃ ادا کرنے کی بجائے مال ضمار کی طرح ایک مرتبہ زکاۃ ادا کردینا کافی ہے۔واللہ اعلم بالصواب!

***

أَلْاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

① فِي الرِّكَازِ الْعُشْرِ

''رکاز (دفن شدہ خزانہ) میں دسواں حصہ زکاۃ ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ حدیث نمبر 175

② لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ

''زیور میں زکاۃ نہیں ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث بے اصل ہے۔بحوالہ سابقہ حدیث نمبر 178

③ اَعْطُوا السَّائِلَ وَ اِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ

''سوالی کو کچھ دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ہی آئے۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔بحوالہ سابق حدیث نمبر 187

④ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَلْعَنِ الْيَهُوْدَ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

''جس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو وہ یہودیوں پر لعنت کرے (اس کی طرف سے) یہی صدقہ ہوگا۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے ۔بحوالہ سابق حدیث نمبر 190

⑤ مَنْ قَضَى لِمُسْلِمٍ حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ اثْنَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ حَاجَةً اَسْهَلُهَا الْمَغْفِرَةُ

''جس نے دنیا میں کسی محتاج کی حاجت پوری کی اللہ تعالیٰ اس کی بہتر (72) حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سے سب سے کم تر درجہ کی حاجت مغفرت ہوگی۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے ۔بحوالہ سابق حدیث نمبر 203

⑥ مَنْ رَبَّىٰ صَبِيًّا حَتّٰى يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمْ يُحَاسِبُهُ اللّٰهُ

''جس نے کسی بچے کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں لے گا۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے ۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 208

⑦ اِنَّ السَّخِيَّ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَ اِنَّ الْبَخِيْلَ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْفَاجِرُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ

''سخی آدمی لوگوں کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ اور جنت کے قریب ہے۔ آگ سے دور ہے۔ جبکہ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے۔ لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے۔ آگ کے قریب ہے اور فاجر سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عابد سے زیادہ پسند ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے ۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 211

⑧ اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاءِ

''جنت سخی لوگوں کا گھر ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے ۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 214

⑨ اَلسَّخِيُّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ وَ اِنِّيْ لَاَرْفَعُ عَنِ السَّخِيِّ عَذَابُ الْقَبْرِ

''سخی مجھ سے ہے اور میں سخی سے ہوں اور میں سخی سے عذاب قبر ہٹا دوں گا۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے ۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 216

⑩ حَلَفَ اللّٰهُ بِعِزَّتِهٖ وَ عَظْمَتِهٖ وَ جَلَالِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيْلٌ

''اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت، عظمت اور جلال کی قسم کھائی کہ بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ۔ بحوالہ سابق حدیث نمبر 222